ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّ الَّذِیۡنَ اشۡتَرَوُا الۡکُفۡرَ بِالۡاِیۡمَانِ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیۡـًٔا ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ○

(آل عمران:178)

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اور ان کیلئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 8

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

25 رجمادی الثانی 1441 ہجری قمری • 20 رتبلیغ 1399 ہجری شمسی • 20 رفروری 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 رفروری 2020 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں، لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں وہ آخرکار ہلاک ہوجاتے ہیں

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ کا وسیع مفہوم

یہ بات ٹھیک نہیں کہ بعض اخلاق کے تبدیل پر وہ قادر ہے اور بعض پر نہیں۔ نہیں نہیں! ہر ایک مرض کا علاج موجود ہے۔ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ افسوس! لوگ آپ کے اس مبارک قول کی قدر نہیں کرتے اور اس کو صرف ظاہری امراض ہی تک محدود سمجھتے ہیں۔ یہ کس قدر نادانی اور غلطی ہے۔ جس حال میں ایک فانی جسم کیلئے اس کی اصلاح اور بھلائی کے کل سامان موجود ہیں، تو کیا یہ ہوسکتا ہے کہ انسان کی روحانی امراض کا مداوا اللہ تعالیٰ کے حضور کچھ بھی نہ ہو؟ ہے! اور ضرور ہے!! یہ ایک واقعی اور یقینی بات ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں، لیکن جو کسل اور سستی سے کام کرتے ہیں وہ آخرکار ہلاک ہوجاتے ہیں۔

پیرانہ سالی کی دو قسمیں

انسان پر جیسے ایک طرف نَقۡصٌ فِی الۡخَلۡقِ کا زمانہ آتا ہے جسے بڑھاپا کہتے ہیں اس وقت آنکھیں اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں اور کان شنوا نہیں ہوسکتے۔ غرض کہ ہر ایک عضو بدن اپنے کام سے عاری اور معطل کے قریب قریب ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سے یاد رکھو کہ پیرانہ سالی دو قسم کی ہوتی ہے۔ طبعی اور غیر طبعی۔ طبعی تو وہ ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔ غیر طبعی وہ ہے کہ کوئی اپنی امراض لاحقہ کا فکر نہ کرے تو وہ انسان کو کمزور کرکے قبل از وقت پیرانہ سال بنادیں۔ جیسے نظام جسمانی میں یہ طریق ہے ایسا ہی اندرونی اور روحانی نظام میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی اپنے اخلاق فاسدہ کو اخلاق فاضلہ اور خصائل حسنہ سے تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کی اخلاقی حالت بالکل گر جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور قرآن کریم کی تعلیم سے یہ امر ببداہت ثابت ہو چکا ہے کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے لیکن اگر کسل اور سُستی انسان پر غالب آجاوے تو پھر بجز ہلاکت کے اور کیا چارہ ہے اگر ایسی بے نیازی سے زندگی بسر کرے جیسے کہ ایک بوڑھا کرتا ہے تو کیونکر بچاؤ ہوسکتا ہے۔

تبدیل اخلاق، مجاہدہ اور دعا سے ممکن ہے

جب تک انسان مجاہدہ نہ کرے گا دعا سے کام نہ لے گا وہ غمرہ جو دل پر پڑ جاتا ہے دور نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِہِمۡ (الرّعد:12) یعنی خدائے تعالیٰ ہر ایک قسم کی آفت اور بلا کو جو قوم پر آتی ہے دور نہیں کرتا ہے جب تک خود قوم اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کرے۔ ہمت نہ کرے شجاعت سے کام نہ لے تو کیونکر تبدیلی ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک لاتبدیل سنت ہے۔ جیسے فرمایا وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبۡدِیۡلًا (الاحزاب:63) پس ہماری جماعت ہو یا کوئی ہو وہ تبدیل اخلاق اسی صورت میں کرسکتے ہیں جبکہ مجاہدہ اور دعا سے کام لیں ورنہ ممکن نہیں ہے۔

تبدیل اخلاق کے متعلق دو مذہب

حکماء کے تبدیل اخلاق پر دو مذہب ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ انسان تبدیل اخلاق پر قادر ہے اور دوسرے وہ ہیں جو یہ مانتے ہیں کہ وہ قادر نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ کسل اور سستی نہ ہو اور ہاتھ پیر ہلاوے تو تبدیل ہوسکتے ہیں۔ مجھے اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یونانیوں کے مشہور فلاسفر افلاطون کے پاس ایک آدمی آیا اور دروازہ پر کھڑے ہوکر اندر اطلاع کرائی۔ افلاطون کا قاعدہ تھا کہ جب تک وہ آنے والے کا حلیہ اور نقوش چہرہ کو معلوم نہ کرلیتا تھا اندر نہیں آنے دیتا تھا۔ اور وہ قیافہ سے استنباط کرلیتا تھا کہ شخص مذکور کیسا ہے کیسا نہیں۔ نوکر نے آکر اس شخص کا حلیہ حسب معمول بتلایا۔ افلاطون نے جواب دیا کہ اس شخص کو کہہ دو کہ چونکہ تم میں اخلاق رذیلہ بہت ہیں میں ملنا نہیں چاہتا۔ اس آدمی نے جب افلاطون کا یہ جواب سنا تو نوکر سے کہا کہ تم جاکر کہہ دو کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے مگر میں نے اپنی عادات رذیلہ کا قلع وقمع کرکے اصلاح کرلی ہے۔ اس پر افلاطون نے کہا۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس کو اندر بلایا اور نہایت عزت واحترام کے ساتھ اس سے ملاقات کی۔ جن حکماء کا یہ خیال ہے کہ تبدیل اخلاق ممکن نہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ملازمت پیشہ لوگ جو رشوت لیتے ہیں جب وہ سچی توبہ کرلیتے ہیں پھر اگر ان کو کوئی سونے کا پہاڑ بھی دے تو اس پر نگاہ بھی نہیں کرتے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 117 تا 119، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مستورات کی تمام کارروائیاں خلیفۂ وقت کی تیار کردہ سکیم اور اس کی ترقی کی خاطر ہوں

جماعت کے اتحاد کیلئے وہ دینی تعلیمات کے مطابق ہر قربانی کیلئے تیار رہیں

اخلاق اور روحانیت کی اصلاح اور اس کے ذرائع پر غور وفکر ان کے پیش نظر ہو

بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھیں، انہیں تکلیف برداشت کرنے والے بنائیں

دین کے مسائل سے واقف کریں، ان کے اندر خدا، رسولؐ، مسیح موعودؑ اور خلفاء سے محبت واطاعت کا جذبہ پیدا کریں

ان میں زندگیاں وقف کرنے کا جوش پیدا کریں

تنظیم کی ممبرات باہمی تعاون سے کام کریں اور دوسروں کی غلطیوں کی چشم پوشی کریں اور صبر وہمت کے اوصاف پیدا کریں

لجنہ اماء اللہ ہالینڈ کی پچاس سالہ جوبلی کے موقع پر رسالہ ''خدیجہ'' کے خصوصی شمارہ کیلئے سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زرّیں **پیغام**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ہالینڈ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ اپنے قیام کے پچاس سال مکمل ہونے پر جوبلی منا رہی ہے اور اس موقع پر رسالہ ''خدیجہ'' کا خصوصی شمارہ شائع کرنا چاہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے اس موقع پر مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اس تنظیم کے قیام کا جو مقصد تھا اس مقصد کو اپنی عملی، اخلاقی اور روحانی ترقیات کے حصول میں پیش نظر رکھیں اور انہیں اپنے خلافت سے مضبوط تعلق میں استعمال کریں۔

لجنہ اماء اللہ کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 25 ردسمبر 1922ء کو رکھی۔ آپ نے ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں آپ نے قادیان کی ایسی احمدی مستورات کو مدعو فرمایا جو اس کے مندرجات کی مؤید اور ان سے متفق ہوں تا کہ ان مقاصد کے حصول کیلئے مل کر جلد کام شروع کیا جا سکے۔

آپ کے پیشِ نظر یہ مقاصد تھے کہ عورتیں اپنا اور دوسری مستورات کا علم بڑھائیں۔ ان کی اپنی انجمن ہو جس کے قواعد وضوابط ہوں۔ وہ جلسوں میں اسلامی مسائل کی بابت اپنے لکھے ہوئے مضامین پڑھیں۔

اسلام کے واقف لوگوں کے لیکچر بھی کروائیں۔ انجمن مستورات کی تمام کارروائیاں خلیفۂ وقت کی تیار کردہ سکیم اور اس کی ترقی کی خاطر ہوں۔ جماعت کے اتحاد کے لیے وہ دینی تعلیمات کے مطابق ہر قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح اور اس کے ذرائع پر غور وفکر ان کے پیش نظر ہو۔ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھیں کہ ان کی دینی زندگی چست ہو۔ انہیں تکلیف برداشت کرنے والے بنائیں۔ دین کے مسائل سے واقف کریں۔ ان کے اندر خدا، رسولؐ، مسیح موعودؑ اور خلفاء سے محبت واطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ ان میں زندگیاں وقف کرنے کا جوش پیدا کریں۔ تنظیم کی ممبرات باہمی تعاون سے کام کریں اور دوسروں کی غلطیوں کی چشم پوشی کریں اور صبر وہمت کے اوصاف پیدا کریں۔ لوگوں کے ہنسی ٹھٹھہ کا بہادری اور ہمت سے مقابلہ کا مادہ پیدا کیا جائے تا کہ دوسری مستورات کے لیے سبق ہو۔ اس مقصد کے لیے دوسری خواتین کو اپنی ہم خیال بنائیں۔ جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں۔ چھوٹے بڑے، غریب امیر سب کا نام جماعت ہے۔ باہمی محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ سب مدد اور کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لیے دعا کی جائے کہ وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدنظر رکھے ہیں۔ اس پر ابتداءً تیرہ خواتین نے دستخط کیے جو حضور رضی اللہ عنہ کے فرمان پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے گھر میں جمع ہوئیں۔ آپ نے انہیں خطاب فرمایا اور اس کے ساتھ ہی لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ حضور رضی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ لجنہ اماء اللہ کی تربیت اور تنظیم کی طرف ہمیشہ بہت زیادہ اور گہری توجہ فرماتے رہے۔

پس ان مقاصد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں جن کے لیے لجنہ اماء اللہ کا قیام کیا گیا تھا۔ اس کے لیے خلیفۂ وقت سے دعاؤں اور راہنمائی کا حصول نہایت اہم ہے۔ اگر آپ ان بنیادی نصائح کو مدنظر رکھیں گی تو ان شاء اللہ آپ کے تمام پروگرام اور سکیمیں کامیاب ہوں گی اور آپ کا ہر قدم ترقی کی جانب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام خاکسار

دستخط (مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن، 27 رستمبر 2019)

تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں

اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں

ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں

ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

(خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019، بحوالہ اخبار بدر 5 ردسمبر 2019)

طالبِ دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

میں نے اسلام میں آج تک کسی عورت کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ایسا قابل عزت ہو جیسا کہ اُمِ سُلَیمؓ کا مہر تھا

حضرت ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ نہیں رکھا کرتے تھے تا کہ طاقت کم نہ ہو جائے
اور حضرت انسؓ مزید فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے سوائے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن کے کبھی ان کو بے روزہ نہیں دیکھا

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

اپنے کام کے ماہر، سلیقہ اور انہماک کے ساتھ باسٹھ سال کے قریب وقفِ زندگی کی روح کے ساتھ خدمتِ دین کی توفیق پانے والے،
سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری (ربوہ) مکرم باؤ محمد لطیف صاحب کی وفات، مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 جنوری 2020ء بمطابق 31 صلح 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت المبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے) یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج جن صحابی کا میں ذکر کروں گا ان کا نام ہے حضرت ابوطلحہؓ۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کا اصل نام زید تھا۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا اور یہ قبیلے کے نقیب تھے۔ آپؓ اپنی کنیت ابوطلحہ کے نام سے زیادہ مشہور تھے۔ حضرت ابوطلحہؓ کے والد کا نام سہل بن اسود اور والدہ کا نام عبادہ بنت مالک تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے بیعتِ عقبہ ثانیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپؓ غزوۂ بدر اور دیگر تمام غزوات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی حضرت ابوطلحہؓ کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت ابوطلحہؓ کا رنگ گندمی اور قد متوسط تھا، درمیانہ تھا۔ آپؓ نے کبھی سر اور داڑھی کے بالوں پر خضاب نہیں لگایا۔ (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 183، 184 ابو طلحہؓ انصاری، جلد 2، صفحہ 150، زید بن سہلؓ دار الفکر بیروت لبنان 2003ء) جس طرح بال تھے ویسے ہی رکھے۔

حضرت انسؓ حضرت ابوطلحہؓ کے ربیب یعنی بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹے تھے۔ حضرت اُمِ سُلَیمؓ کے پہلے خاوند مالک بن نَضر تھے۔ ان کے فوت ہونے کے بعد حضرت ابوطلحہؓ سے ان کی شادی ہوئی جن سے ان کے ہاں عبد اللہ اور ابوعمیر کی ولادت ہوئی۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 2 صفحہ 124 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2010ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 صفحہ 383 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء) (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، جلد 4 صفحہ 124 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ نے اُمِ سُلَیم کو نکاح کا پیغام بھجوایا۔ اُمِ سُلَیمؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے آپ جیسے آدمی سے نکاح کا انکار نہ ہوتا لیکن آپ مشرک ہیں اور میں مسلمان۔ یہ سنن نسائی کی روایت ہے اور میں مسلمان عورت ہوں۔ میرے لیے جائز نہیں ہے کہ میں آپ سے نکاح کروں۔ اگر آپ اسلام قبول کر لیں تو یہی میرا مہر ہو گا اور میں اس کے سوا کچھ نہیں مانگوں گی۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اسلام قبول کر لیا اور یہی ان کا مہر مقرر ہوا۔ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا کرتے تھے کہ میں نے اسلام میں آج تک کسی عورت کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کا مہر ایسا قابلِ عزت ہو جیسا کہ اُمِ سُلَیمؓ کا مہر تھا۔ (سنن النسائی کتاب النکاح باب التزویج علی الاسلام حدیث 3341)

حضرت ابوطلحہؓ غزوۂ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ حضرت ابوطلحہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن سردارانِ قریش میں سے چوبیس آدمیوں کی نسبت حکم دیا اور انہیں بدر کے کنوؤں میں سے ایک ناپاک کنویں میں ڈال دیا گیا اور آپؐ جب کسی قوم پر غالب آتے تو میدان میں تین راتیں قیام فرماتے۔ جب آپؐ بدر میں ٹھہرے اور تیسرا دن ہوا تو آپؐ نے اپنی اونٹنی پر کجاوہ باندھنے کا حکم دیا اور چنانچہ اس پر کجاوہ باندھا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے اور آپؐ کے صحابہ بھی آپؐ کے ساتھ چلے اور کہنے لگے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپؐ کسی غرض کے لیے چلے تھے۔ آپؐ اسی کنویں کی منڈیر پر پہنچ کر کھڑے ہو گئے جہاں ان چوبیس آدمیوں کی لاشیں ڈالی گئی تھیں۔ بند کنواں تھا۔ آپؐ ان کے اور ان کے باپوں کے نام لے کر پکارنے لگے کہ اے فلاں، فلاں کے بیٹے! اے فلاں، فلاں کے بیٹے! کیا اب تم کو اس بات سے خوشی ہو گی کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی ہوتی کیونکہ ہم نے تو سچ سچ پا لیا جو ہمارے رب نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ آیا تم نے بھی واقعی وہ پا لیا ہے جو تمہارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟ ابوطلحہؓ کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! آپؐ ان لاشوں سے کیا باتیں کر رہے ہیں جن میں جان نہیں ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! کہ تم ان سے زیادہ ان باتوں کو نہیں سن رہے جو میں کہہ رہا ہوں یعنی یہ باتیں اب اللہ تعالیٰ آگے ان تک پہنچا بھی رہا ہے کہ کیا تمہارا بد انجام ہوا۔ (صحیح البخاری کتاب المغازی باب قتل ابی جہل حدیث 3976)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو لوگ شکست کھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے اور حضرت ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپؐ کو اپنی ڈھال سے آڑ میں لیے کھڑے رہے۔ اور حضرت ابوطلحہؓ ایسے تیر انداز تھے کہ زور سے کمان کھینچا کرتے تھے۔ انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑیں۔ یعنی اتنی زور سے کھینچتے تھے کہ کمان ٹوٹ جاتی تھی اور جو کوئی آدمی تیروں کا ترکش اپنے ساتھ لیے گزرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرماتے کہ ابوطلحہؓ کے لیے پھینک دو یعنی کہ دوسروں کو بھی نصیحت کرتے کہ یہ بہت تیر انداز ہیں۔ اپنے تیر بھی انہی کو دے دو۔ یہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر لوگوں کو دیکھتے تو حضرت ابوطلحہؓ کہتے بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، لَا یُصِیْبُکَ سَھْمٌ، نَحْرِیْ دُوْنَ نَحْرِکَ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! سر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ مبادا ان لوگوں کے تیروں میں سے کوئی تیر آپؐ کو لگے۔ میرا سینہ آپؐ کے سینے کے سامنے ہے۔ (ماخوذ از صحیح البخاری کتاب المغازی، باب اذھمت طائفتان منکم ان تفشلا ...... الخ حدیث 4064) (ماخوذ از الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3، صفحہ 384-385، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ ایک ہی ڈھال سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے اور حضرت ابوطلحہؓ اچھے تیر انداز تھے۔ جب وہ تیر چلاتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھانکتے اور ان کے تیر پڑنے کی جگہ کو دیکھتے۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔ پہلی بھی بخاری کی تھی۔
(صحیح البخاری کتاب الجھاد والسیر باب المجن ومن یترس بترس صاحبہ حدیث 2902)

غزوۂ احد میں حضرت ابوطلحہؓ کے اس شعر کے پڑھنے کا بھی ذکر آتا ہے کہ

وَجْھِیْ لِوَجْھِکَ الْوِقَاءُ   وَنَفْسِیْ لِنَفْسِکَ الْفِدَاءُ

میرا چہرا آپؐ کے چہرے کو بچانے کے لیے ہے اور میری جان آپؐ کی جان پر قربان ہے۔
(مسند احمد بن حنبل، جلد 4 مسند انس بن مالک، حدیث 13781 عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہؓ سے فرمایا کہ اپنے لڑکوں میں سے میرے لیے کوئی لڑکا تلاش کرو جو میری خدمت کرے تا میں خیبر کا سفر کروں۔ حضرت ابوطلحہؓ سواری پر مجھے یعنی حضرت انسؓ کو پیچھے بٹھا کر لے گئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں اس وقت لڑکا تھا اور بلوغت کے قریب پہنچ چکا تھا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ جب آپؐ اترتے مَیں اکثر آپؐ کو یہ دعا مانگتے سنا کرتا تھا کہ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ کہ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں غم و اندوہ سے درماندگی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض داری کے بوجھ سے اور لوگوں کی سختی سے۔
(صحیح البخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب من غزا بصبی للخدمۃ، حدیث 2893)

ایک دوسری روایت میں اس طرح بھی آیا ہے۔ یہ حضرت انسؓ کی روایت ہے۔ پہلی بھی بخاری کی تھی اور یہ بھی بخاری کی ہی ہے۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے۔ آپؐ کا کوئی خادم نہ تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ! انس سمجھدار لڑکا ہے۔ یہ آپؐ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے چنانچہ میں نے سفر میں بھی آپؐ کی خدمت

کی اور حضر میں بھی۔ جو کام بھی میں کرتا آپؐ مجھے کبھی نہ فرماتے تُو نے یہ کام اس طرح کیوں کیا اور جو کام میں نے نہ کیا ہوتا اس کی نسبت آپؐ مجھے کبھی نہ فرماتے کہ تم نے اس کو اس طرح کیوں نہیں کیا یعنی کبھی کوئی روک ٹوک نہیں کی۔

(صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب استخدام الیتیم فی السفر والحضر......الخ، حدیث 2768)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب آپؐ عُسفان (عُسفان مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔) وہاں سے لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپؐ نے حضرت صفیہ بنت حُیَیکو پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ آپؐ کی اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور دونوں گر پڑے۔ حضرت ابوطلحہؓ یہ دیکھ کر فوراً اونٹ سے کُود ے اور بولے یا رسول اللہؐ! میں آپؐ پر قربان۔ آپؐ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لو۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا اور حضرت صفیہؓ کے پاس آئے اور وہ کپڑا ان پر ڈالا یعنی ان کو پردے کا اتنا لحاظ تھا اور ان دونوں کی سواری درست کی جس پر وہ سوار ہو گئے اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حلقہ بنا لیا۔ جب ہم مدینے کی بلندی پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ ہم لوٹ کر آنے والے ہیں۔ ہم اپنے رب کے حضور توبہ کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی ستائش کرنے والے ہیں۔

آپؐ اس وقت تک کہ مدینے میں داخل ہوئے یہی کلمات فرماتے رہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب مایقول اذا رجع من الغزو، حدیث 3085) (لغات الحدیث، جلد 3 صفحہ 172، از علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور 2005ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ جبکہ آپؐ غزوۂ خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے اور آپؐ کی بیوی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی آپؐ کے ساتھ تھیں تو راستے میں اونٹ بدک گیا اور آپؐ اور حضرت صفیہؓ دونوں گر گئے۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کا اونٹ آپؐ کے پیچھے ہی تھا۔ وہ فوراً اپنے اونٹ سے کود کر آپؐ کی طرف گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میری جان آپؐ پر قربان آپؐ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی؟ جب ابوطلحہؓ آپؐ کے پاس پہنچے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوطلحہ! پہلے عورت کی طرف، پہلے عورت کی طرف۔‘‘ دو دفعہ فرمایا ’’وہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہؓ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق تھے ’’جب آپؐ کی جان کا سوال ہو تو اس وقت انہیں کوئی اَور کیسے نظر آ سکتا تھا مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور پہلے عورت کو اٹھاؤ۔‘‘

(اسوۂ حسنہ، انوار العلوم جلد 17 صفحہ 126، 127)

یہ واقعہ آپؓ نے اس وقت بیان فرمایا جب آپ عورت کے حقوق کے بارے میں بیان فرما رہے تھے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر حملہ کیا اور ہم نے اس کے قریب جا کر صبح کی نماز پڑھی جبکہ ابھی اندھیرا ہی تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور حضرت ابوطلحہؓ بھی سوار ہوئے اور میں حضرت ابوطلحہؓ کے ساتھ پیچھے سوار تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلی میں گھوڑا دوڑایا اور میرا گھٹنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کے ساتھ چُھو رہا تھا۔ دونوں اتنے قریب قریب تھے اور پھر آپؐ نے گرمی کی وجہ سے یا ویسے آرام کی وجہ سے اپنی ران سے اپنا تہ بند ہٹایا یعنی ٹانگ سے، گھٹنے سے ذرا اوپر کیا تو کہتے ہیں یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھی۔ ران سے مراد یہاں گھٹنے سے اوپر کا حصہ ہے۔ جب آپ گاؤں میں داخل ہوئے اور فرمایا اَللّٰہُ أَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔ اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ خیبر ویران ہو گیا ہم جب کسی قوم کے آنگن میں ڈیرہ ڈالتے ہیں تو پھر ان لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے جن کو قبل از وقت عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہو۔

یہ آپؐ نے تین بار فرمایا۔

حضرت انسؓ کہتے تھے کہ لوگ اپنے کاموں کیلئے باہر نکلے تو انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور عبدالعزیز کہتے تھے کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے محمدؐ کے ساتھ خمیس کا لفظ بھی کہا تھا یعنی فوج۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ ہم نے اسے لڑ کر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا تو حضرت دحیہ کلبیؓ آئے اور کہا اے اللہ کے نبیؐ! مجھے ان قیدیوں میں سے ایک لونڈی دیجیے۔ آپؐ نے فرمایا جاؤ اور ایک لڑکی لے لو۔ انہوں نے حُیَیکی بیٹی صفیہ لی۔ اس پر ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ نے دحیہ کو قریظہ اور نضیر کی سردار صفیہ بنت حُیَی دی ہے۔ وہ تو صرف آپؐ ہی کے لائق ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے مع صفیہؓ بلا لاؤ۔ وہ صفیہؓ کو لے آئے اور حضرت دحیہؓ بھی ساتھ تھے۔ آپؐ نے حضرت دحیہؓ کو فرمایا کہ ان قیدیوں میں سے کوئی اَور تم لے لو۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کر دیا اور پھر ان سے شادی کی۔ اس پر حضرت ثابتؓ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ ابوحمزہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا مہر دیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ آپؐ نے ان کو آزاد کر دیا تھا اور ان سے شادی کر لی اور ان کی آزادی ہی ان کا مہر تھا۔ آخر جب آپؐ ابھی راستے میں ہی تھے تو حضرت ام سُلیمؓ نے حضرت صفیہؓ کو آپؐ کی خاطر آراستہ کیا اور پھر وہاں شادی ہوئی۔ وہاں آپؐ کے پاس بھیج دیا اور پھر اس کے بعد کہتے ہیں اگلے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس کوئی چیز ہو وہ اسے لے آئے اور آپؐ نے چمڑے کا دستر خوان بچھا دیا۔ کوئی شخص کھجوریں لانے لگا، کوئی گھی۔ عبدالعزیز نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ستو کا بھی ذکر کیا تھا۔ کہتے تھے پھر انہوں نے ان سب کو آپس میں ملا کر گوندھ دیا اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمے کی دعوت تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب مایذکر فی الفخذ، حدیث 371)

ایک دوسری روایت میں اس طرح بھی آتا ہے کہ قلعہ کی فتح کے بعد حضرت صفیہؓ دحیہؓ کے حصہ میں آئیں۔ صحابہ کرامؓ نے، بہت سارے صحابی، ایک صحابی نہیں کافی لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ان کی تعریف وتوصیف کرنی شروع کی اور یہ بھی کہا کہ مقام ومرتبہ کے اعتبار سے حضرت صفیہؓ کے لیے یہ زیادہ مناسب ہے کہ آپؐ اپنے لیے انہیں منتخب فرمالیں۔ آپؐ ان سے شادی کریں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دحیہؓ کے پاس پیغام بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے عوض حضرت صفیہؓ کو خرید کر انہیں اُمِ سُلَیمؓ کے حوالے کیا تا کہ وہ انہیں اپنے ساتھ رکھیں۔ پھر جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ آپؐ نے پھر ان سے شادی کر لی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 8 صفحہ 97-98، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن یعنی حنین کے دن فرمایا کہ جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا تو اس کافر کا مال واسباب اسی شخص کو ملے گا۔ اس دن حضرت ابوطلحہؓ نے بیس کافروں کو قتل کیا اور ان کا سامان بھی لیا اور حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت اُمِ سُلَیمؓ کو دیکھا کہ ان کے پاس ایک خنجر ہے۔ انہوں نے پوچھا اے اُمِ سُلَیمؓ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میرا ارادہ یہ ہے کہ اگر کوئی کافر میرے قریب آئے تو میں اس خنجر سے اسکا پیٹ پھاڑ دوں۔ حضرت ابوطلحہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔ یہ سنن ابوداؤد کی روایت ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الجہاد، باب فی السلب یعطی القاتل، حدیث 2718)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں تنہا ابوطلحہؓ کی آواز ایک جماعت پر بھاری ہوتی ہے۔ بعض دوسری روایات میں ایک جماعت کی بجائے مِائَةَ رَجُل یعنی ایک سو آدمیوں اور اَلْف رَجُل یعنی ایک ہزار آدمی کا بھی ذکر ملتا ہے کہ ان کی اتنی بلند آواز تھی۔

(مسند احمد بن حنبل، جلد 4 صفحہ 286، مسند انس بن مالک، حدیث 12119، عالم الکتب بیروت لبنان 1998ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، جلد 4 صفحہ 261، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2010ء) (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 صفحہ 383، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت ابوطلحہؓ 34 ہجری میں مدینے میں فوت ہوئے اور حضرت عثمانؓ نے آپؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس وقت آپؓ کی عمر ستر سال تھی جبکہ اہل بصرہ کے نزدیک آپؓ کی وفات ایک سمندری سفر کے دوران ہوئی اور ایک جزیرے میں آپ کو دفن کیا گیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 صفحہ 385، دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 1990ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد کی وجہ سے نفلی روزہ نہیں رکھا کرتے تھے تا کہ طاقت کم نہ ہو جائے اور حضرت انسؓ مزید فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے سوائے عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن کے کبھی ان کو بے روزہ نہیں دیکھا۔ اس کے بعد پھر باقاعدگی سے روزے رکھنے لگ گئے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من اختار الغزو علی الصوم، حدیث 2828)

حضرت ابوطلحہؓ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ یوں ملتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے اپنی ازواج کی طرف کسی کو بھیجا۔ انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس سوائے پانی کے اَور کچھ نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مہمان کو کون اپنے ساتھ رکھے گا یا فرمایا اسے کون مہمان ٹھہرائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص بولا مَیں۔ چنانچہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی نہایت اچھی خاطر تواضع کرو۔ وہ بولی ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں مگر اتنا ہی کھانا ہے جو میرے بچوں کے لیے مشکل سے کافی ہو۔ اس نے کہا اپنے اس کھانے کو تیار کر لو اور چراغ بھی جلاؤ اور اپنے بچوں کو جب وہ شام کا کھانا مانگیں سلا دینا۔ چنانچہ اُس نے اپنا کھانا تیار کیا اور چراغ کو جلایا۔ پھر اپنے بچوں کو سلا دیا۔ اس کے بعد وہ اٹھی جیسے چراغ درست کرتے ہیں تو اس نے اس کو بجھا دیا۔ وہ دونوں اس مہمان پر یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھا رہے ہیں مگر ان دونوں نے خالی پیٹ رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا آج رات اللہ ہنس پڑا یا فرمایا تمہارے دونوں کے کام سے بہت خوش ہوا اور اللہ نے یہ وحی نازل کی کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

الۡمُفۡلِحُوۡنَ (الحشر:10)اور وہ خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔(صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار باب قول اللہ ویؤثرون علی انفسھم ......الخ حدیث 3798)(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری کتاب مناقب الانصار جلد 16 صفحہ 364 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جب بال اتروائے تو حضرت ابوطلحہؓ پہلے شخص تھے جنہوں نے آپؐ کے بالوں میں سے کچھ بال لیے۔

(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، حدیث 171)

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت ام سُلیمؓ سے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کمزور سنی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ کو بھوک ہے۔ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کی چیز ہے؟ حضرت اُمِ سُلَیمؓ نے کہا ہاں۔ یہ کہہ کر جَو کی کچھ روٹیاں نکال لائیں۔ پھر انہوں نے اپنی ایک اوڑھنی نکالی۔ انہوں نے روٹیوں کو اس کے ایک کنارے میں لپیٹ دیا اور وہ میرے ہاتھ میں دے دیں اور اوڑھنی کا کچھ حصہ میرے بدن پر لپیٹ دیا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مجھے بھیجا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ میں وہ لے کر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا۔ آپؐ کے ساتھ کچھ لوگ تھے۔ میں پاس کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا ابوطلحہؓ نے تجھے بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کھانا دے کر بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے کہا جو آپؐ کے پاس تھے کہ چلو اٹھو۔ بجائے وہ کھانا لینے کے آپؐ نے ان کو بھی ساتھ لیا۔ وہ کھانا لے کر ہی آپؐ چل پڑے اور میں آپؐ کے آگے ہی چل پڑا اور حضرت ابوطلحہؓ کے پاس پہنچا اور ان کو بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ادھر ہی آ رہے ہیں۔ حضرت ابوطلحہؓ کہنے لگے کہ اُمِ سُلَیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں جو اُن کو کھلائیں۔ چند روٹیاں تھیں وہ تو بھیج دی تھیں۔ وہی واپس آ رہی ہیں۔ وہ بولیں اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہؓ گئے اور جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ پھر آپؐ جلدی جلدی گھر سے گئے۔ حضرت انسؓ پہلے پہنچ گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے۔ حضرت ابوطلحہؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُمِ سُلَیم! جو تمہارے پاس ہے وہ لے آؤ۔ وہ روٹیاں لے آئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا توڑو ان کو۔ وہ توڑی گئیں۔ حضرت اُمِ سُلَیمؓ نے گھی کی ایک کُپی نچوڑی اور اس کو بطور سالن ان کے سامنے پیش کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روٹیوں پر دعا کی جو دعا اللہ نے چاہی کہ کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور پھر باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اَور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اَور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور انہوں نے اتنا کھایا کہ ان کے پیٹ بھر گئے۔ وہ باہر چلے گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا دس اَور آدمیوں کو اجازت دو۔ ان کو اجازت دی اور لوگوں نے اتنا کھانا کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے۔ غرض ان سب لوگوں نے کھایا اور پیٹ بھر کر کھایا اور وہ لوگ ستّر یا اسّی آدمی تھے۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث 3578)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکات کا بھی یہاں ذکر ملتا ہے۔ یہی وہ روایت ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ مدینے میں تمام انصاریوں سے کھجوروں کے زیادہ باغ رکھتے تھے اور ان کو سب سے زیادہ پیاری جائیداد بیرحاء کا باغ تھا جو مسجد کے سامنے تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں آیا کرتے تھے اور وہاں کا صاف ستھرا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے کہ جب یہ آیت اتری کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ (آل عمران:93) تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت ابوطلحہؓ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور میری جائیداد میں سے مجھے سب سے پیارا باغ بیرحاء ہے اور وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ اب میں اللہ کے لیے صدقہ دیتا ہوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اللہ کے ہاں مقبول نیکی ہو گی اور بطور ذخیرے کے ہو گی۔ اس لیے جہاں اللہ تعالیٰ آپؐ کو سمجھائے وہاں اسے خرچ کریں۔ آپؐ نے فرمایا شاباش یہ فائدہ دینے والا مال ہے یا فرمایا ہمیشہ رہنے والا مال ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے کہا ہے میں نے سن لیا ہے۔ مَیں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے قریبیوں میں ہی بانٹ دو۔ ابوطلحہؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل میں ایسے ہی کیے دیتا ہوں۔ چنانچہ ابوطلحہؓ نے اس باغ کو اپنے قریبیوں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

(صحیح البخاری کتاب الوصایا، باب اذا وقف ارضا لم یبین الحدود فھو جائز......الخ، حدیث 2769)

حضرت ابوطلحہؓ کو یہ اعزاز اور سعادت بھی حاصل ہے کہ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیٹی کی وفات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر اس کی قبر میں اترے اور حضورؐ کی صاحبزادی کی نعشِ مبارک کو قبر میں اتارا۔

(ماخوذ از صحیح البخاری کتاب الجنائز باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببعض ....الخ حدیث 1285)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار مدینہ والے یکا یک گھبرا گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو آہستہ چلتا تھا یا یہ کہا کہ جس کی رفتار سست تھی۔ جب آپؐ لَوٹے تو آپؐ نے حضرت ابوطلحہؓ کو فرمایا کہ ہم نے تو تمہارے گھوڑے کو ایک دریا پایا ہے۔ بہت تیز چلتا ہے۔ اس کے بعد اس گھوڑے کا چلنے میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ (صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الفرس القطوف، حدیث 2867)

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے مل جل جاتے تھے۔ میرے چھوٹے بھائی سے مزاحاً فرماتے کہ اے ابوعمیر! نُغَیر نے کیا کِیا؟ ابوعمیر نے ایک چڑیا پالی ہوئی تھی۔ نُغَیر چڑیا کو کہتے ہیں۔ وہ مرگئی تو ان کو اس کا بڑا صدمہ تھا۔ وہ یا اڑ گئی یا مر گئی۔ تو بہر حال مذاقاً اسے یہ فرماتے تھے۔ اس کی وجہ سے اس بچے کو چھیڑتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ نماز کا وقت ہو جاتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ہوتے تو آپؐ اس بستر کو بچھانے کا حکم فرماتے جس پر آپؐ تشریف فرما ہوتے۔ چنانچہ ہم اس کو بچھاتے اور صاف کرتے۔ پھر آپؐ نماز کے لیے کھڑے ہوتے اور ہم آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب المزاح، حدیث 3720)(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الکنیۃ للصبی وقبل ان یولد للرجل، حدیث 6203)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابوطلحہ انصاریؓ کی ولادت ہوئی۔ ان کے بھائی کی، ابوطلحہؓ کے بیٹے کی جو ان کی ماں کی طرف سے بھائی تھے تو مَیں اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عباء اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے اونٹ کو تارکول لگا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کھجور ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ میں نے چند کھجوریں آپ کی خدمت میں پیش کیں جنہیں آپؐ نے منہ میں ڈالا اور پھر انہیں اچھی طرح چبایا۔ پھر بچے کا منہ کھولا اور اسے بچے کے منہ میں ڈالا تو وہ بچہ اسے چوسنے لگا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کی کھجور سے محبت۔ یعنی بچے کو بھی یہ پسند آئی اور آپؐ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔

(صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ وحملہ......الخ، حدیث 2144)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہ باہر گئے تو بچے کی وفات ہو گئی۔ جب حضرت ابوطلحہؓ واپس لوٹے تو انہوں نے بیوی سے پوچھا: بیٹے کا کیا حال ہے؟ حضرت اُمِ سُلَیمؓ نے کہا کہ پہلے سے زیادہ سکون میں ہے۔ پھر انہوں نے رات کا کھانا پیش کیا۔ انہوں نے کھایا۔ رات گزاری اور پھر بتایا کہ بچے کی وفات ہو گئی ہے اس کو جا کے دفنا آؤ۔ چنانچہ صبح حضرت ابوطلحہؓ نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اولاد کی دعا دی اور اسکے بعد پھر ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔

(صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب استحباب تحنیک المولود عند ولادتہ وحملہ......الخ، حدیث 2144)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعے کا یوں تذکرہ فرمایا ہے کہ مومن کے لیے جان کی قربانی پیش کرنا درحقیقت چیز ہی کوئی نہیں ہے۔ پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ غالب کے متعلق لوگ بحثیں کرتے ہیں کہ وہ شراب پیا کرتا تھا یا نہیں پیا کرتا تھا مگر آپؓ فرماتے ہیں میرا تو وہ رشتے دار ہے اور میں نے اپنی نانیوں اور پھوپھیوں سے سنا ہوا ہے کہ وہ شراب پیتا تھا۔ تو ایسا شخص جو شراب کا عادی تھا وہ بھی کہتا ہے کہ

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی — حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی اگر ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے ہیں تو کیا ہوا۔ یہ جان بھی تو اسی کی دی ہوئی تھی۔ پس خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اگر کوئی شخص جان بھی دے دیتا ہے تو وہ کوئی بڑی قربانی نہیں کرتا کیونکہ وہ جان بھی اسی کی چیز ہے اور کسی کی امانت کو واپس کر دینا بڑی قربانی نہیں ہوتا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ احادیث میں ایک صحابیہ ام سلیمؓ کا ہی یہ قصہ آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شوہر ابوطلحہؓ کو کسی اسلامی خدمت کے سلسلہ میں باہر بھیجا۔ ان کا بچہ بیمار تھا اور ان کو اپنے بچے کی بیماری کا قدرتی طور پر فکر تھا۔ وہ صحابیؓ جب واپس آئے تو ان کی غیر حاضری میں ان کا بچہ فوت ہو چکا تھا۔ ماں نے اپنے مردہ بچے پر کپڑا ڈال دیا۔ وہ نہائی، دھوئی اور خوشبو لگائی اور بڑے حوصلے کے ساتھ اس نے اپنے خاوند کا استقبال کیا۔ وہ صحابیؓ جب گھر آئے تو انہوں نے آتے ہی سوال کیا کہ بچے کا کیا حال ہے؟ اس صحابیہؓ نے جواب دیا بالکل آرام سے ہے۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر تسلی کے ساتھ آرام سے لیٹ گئے اور تعلقات زوجیت بھی پورے کیے۔ جب وہ اپنی بیوی سے مل چکے تو بیوی نے کہا کہ میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں۔ خاوند نے جواب دیا کیا؟ بیوی نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی کے پاس امانت رکھ جائے اور کچھ عرصہ

ارشادِ باری تعالیٰ

وَلَا تَہِنُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَنۡتُمُ الۡاَعۡلَوۡنَ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ○

(آل عمران:140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشادِ باری تعالیٰ

قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ○

(آل عمران:138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

کے بعد وہ چیز واپس لینا چاہے تو کیا وہ چیز اسے واپس کی جائے یا نہ کی جائے؟ انہوں نے جواب دیا وہ کون بیوقوف ہو گا جو کسی کی امانت کو واپس نہیں کرے گا۔ بیوی نے کہا آخر اسے افسوس تو ہوگا کہ میں امانت واپس کر رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا افسوس کس بات کا؟ وہ چیز اس کی اپنی نہیں تھی۔ اگر وہ اسے واپس کر دے تو اسے کیا افسوس ہو سکتا ہے۔ بیوی نے کہا اچھا اگر یہ بات ہے تو ہمارا بچہ جو خدا تعالیٰ کی ایک امانت تھی اسے خدا تعالیٰ نے ہم سے واپس لے لیا۔ اور یہ حوصلہ تھا جو اس وقت کی عورتوں میں پایا جاتا تھا۔ پس جان کا دینا تو کوئی چیز ہی نہیں خصوصاً مومن کے لیے تو یہ ایک معمولی بات ہوتی ہے۔

(ماخوذ از تقریر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ لاہور 1948ء، انوار العلوم، جلد 21 صفحہ 53-54)

پھر جو حدیث پہلے بیان ہو چکی ہے اس کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا دی بعد میں ان کے بچے پیدا ہوئے۔ فوری طور پر کچھ عرصے بعد ان کا بیٹا پیدا ہوا اور پھر اتنا نوازا اللہ تعالیٰ نے کہ انصار میں سے ایک شخص نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوطلحہ کے نو بچے دیکھے اور وہ سب نو لڑکے قرآن کے قاری تھے۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظھر حزنہ عند المصیبۃ، حدیث 1301)

عاصم احول بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ حضرت انسؓ کے پاس دیکھا۔ اس میں دراڑ پڑ گئی تھی۔ حضرت انسؓ نے اسے چاندی سے جوڑ دیا تھا۔ وہ ایک خوبصورت چوڑا اور عمدہ لکڑی کا بنا ہوا پیالہ تھا۔ حضرت انسؓ نے بتایا کہ مَیں نے اس پیالے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہا پانی پلایا ہے۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ وہ پیالہ لوہے کی تار سے جڑا ہوا تھا۔ حضرت انس نے ارادہ کیا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی سے جڑوا دیں لیکن حضرت ابوطلحہؓ نے ان سے کہا کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا ہے اس میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے ارادہ چھوڑ دیا۔ (صحیح البخاری کتاب الاشربہ باب الشرب من قدح النبی ﷺ وآنیتہ، حدیث 5638)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ انصاریؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور حضرت اُبی بن کعبؓ کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آنے والے شخص نے آ کر خبر دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے اس شخص کی خبر سنتے ہی کہا کہ اے انس! ان مٹکوں کو توڑ دو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے مٹکوں کے نچلے حصوں پہ ایک پتھر سے مار کے انہیں توڑ دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب اخبار الاحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد الصدوق فی الاذان، حدیث 7253)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو مدینے میں ایک شخص تھا جو لحد بناتا تھا اور ایک اَور تھا جو سیدھی قبر بناتا تھا۔ صحابہؓ نے کہا کہ ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کو بلا بھیجتے ہیں۔ دونوں میں سے جو بعد میں آئے گا اس کو ہم چھوڑ دیں گے۔ یعنی جو پہلے آئے گا اس سے کام کروا لیں گے۔ چنانچہ دونوں کی طرف پیغام بھیجا گیا تو لحد والا پہلے آیا اس پر صحابہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لحد بنائی۔ اس کی شرح میں علامہ بُوصیری نے لکھا ہے کہ لحد والی قبر بنانے والے حضرت ابوطلحہؓ تھے اور سیدھی قبر بنانے والے حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ تھے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الشق، حدیث 1557) (شروح سنن ابن ماجہ، جزء 1، کتاب الجنائز باب ماجاء فی الشق صفحہ 617 بیت الافکار الدولیہ اردن 2007ء) یہ ان کا مکمل ذکر ہے۔

اب ایک مختصر ذکر مَیں ایک مرحوم کا کروں گا اور نماز کے بعد ان کا جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ مکرم باؤ محمد لطیف صاحب امرتسری ابن حضرت میاں نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ان کی وفات 26رجنوری 2020ء کو ربوہ میں نوّے سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے۔ آپ سلسلے کے معروف مبلغ محترم مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب کے چھوٹے بھائی تھے۔ باؤ لطیف صاحب کے والد محترم میاں نور محمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ وہ اوائل جوانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں باؤ لطیف صاحب کو لے کر گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں جوانی میں ہی وقف کے لیے پیش کیا۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے انہیں کہا کہ آپ کے دو بیٹے ہیں۔ پہلے ایک بیٹا مربی ہو کے وقفِ زندگی ہے۔ یہ بھی ساری عمر وقفِ زندگی کی طرح ہی کام کرے گا۔ چنانچہ انہوں نے وقف کی طرح ہی کام کیا۔ آپ کو ساڑھے چار سال بطور کلرک محکمہ ریلوے میں ملازمت کے بعد اکتوبر 1952ء میں آپ نے اپنے آپ کو بطورِ کارکن سلسلے کی خدمت کے لیے پیش کیا۔ 1952ء سے خدمتِ سلسلہ کی توفیق ملی اور ابتدائی تقرر نظارت بیت المال میں ہوا۔ پھر 1954ء میں دفتر روزنامہ الفضل میں تبادلہ ہوا۔ 61ء میں آپ کی ڈیوٹی بطور محرر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دورِ خلافت کے آخری تین سال پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے دورِ خلافت میں، پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہجرت کے بعد بھی ربوہ میں دفتر پی۔ ایس قائم رہا اور ابھی تک وہاں قائم ہے۔ 2014ء تک یہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ اور 85ء میں ان کو اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی خدمت دی گئی اور بڑی خوش اسلوبی سے انہوں نے اپنے یہ فرائض سرانجام دیے۔ ان کا کل عرصہ خدمت باسٹھ سال بنتا ہے جس میں سے تقریباً ترپن سال ان کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مختلف حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔

اپنے کام کے بہت ماہر تھے۔ بڑے سلیقہ اور انہماک سے کام کیا کرتے تھے اور ساتھ ساتھ دینی مطالعہ کا بھی شوق تھا۔ سلسلہ کی کتب کا گہرا مطالعہ تھا۔ شوریٰ کے انتظامات کے سلسلہ میں ان کو خاص طور پر خلافتِ ثالثہ کے دور میں بھی اور بعد میں بھی بہت زیادہ خدمت کی توفیق ملی۔ پرائیویٹ سیکرٹری کے ذمہ مختلف کاموں کی سرانجام دہی کے سلسلے میں خرید و فروخت کے حوالے سے بھی بڑی باریکی سے اور بڑی محنت سے جماعتی اموال کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے ہوئے چیزیں خریدا کرتے تھے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ان کو حفاظت مرکز قادیان کی بھی توفیق ملی۔ کچھ عرصہ یہ وہاں رہے۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ ان کی وفات سے چند دن پہلے ان کی ایک بیٹی بھی وفات پا گئی تھیں جو ظریف احمد قمر صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کا ایک بیٹا ہے جو مربی بھی ہے۔ لندن میں ہی تین بیٹیاں ہیں اور ایک بیٹا عتیق احمد وہ بھی یہیں کام کر رہا ہے۔

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن رانا مبارک صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے بتیس سال ان کے ساتھ کام کیا اور عرصہ دراز تک مجلسِ مشاورت کے انتظامات کے سلسلہ میں بہت سا دفتری کام اکیلے ہی سرانجام دیتے رہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ نصیحت کیا کرتے تھے کہ جب بھی دنیاوی مشکلات اور پریشانیاں لاحق ہوں تو دعا کے ساتھ ساتھ اپنے دفتری کام میں زیادہ محو ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور کر دیتا ہے۔ کارکنوں سے بھی غلطی ہو جاتی تو بڑے پیار سے سمجھا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح دوسرے کارکنان نے بھی یہی لکھا ہے کہ بہت محنت سے کام کرنے والے تھے۔ کارکنوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ انجمن کے قواعد پر آپ کو بڑی دسترس تھی۔ تحریر بھی بہت عمدہ تھی۔ لفظوں کا انتخاب بھی بڑا اچھا کیا کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نیا قلم لیتے تو پہلے اس سے بسم اللہ لکھا کرتے تھے پھر کام شروع کرتے اور وقت پر دفتر آنے کے بہت پابند تھے لیکن دفتر سے واپسی یہ نہیں کہ جب وقت ختم ہوا تو دفتر سے چلے گئے بلکہ جب تک کام نہیں ختم ہوتا تھا بیٹھے رہتے تھے اور بعض دفعہ ساری ساری رات بیٹھے رہتے تھے اور اگلے دن صبح گھر جاتے تھے۔ جب میں وہاں ربوہ میں تھا تو مختلف وقتوں میں یہی میں نے اُن کو کرتے دیکھا ہے۔ بڑی محنت سے دفتر میں آتے تھے اور مغرب کے وقت بھی نماز پڑھنے دفتر سے آ رہے ہیں، عشاء کے وقت بھی وہیں سے آ رہے ہیں۔ بعض دفعہ فجر کے وقت بھی آ رہے ہیں۔ بڑی محنت سے کام کرنے والے تھے۔ کبھی یہ پروا نہیں کی کہ گھر جانا ہے یا دفتر کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اصل غرض تھی کام، کہ جماعت کا کام کرنا ہے۔ اور ایک بہت بڑی خصوصیت ان کی یہ بھی تھی کہ کبھی دوسروں سے کوئی معاملہ ڈسکس (discuss) نہیں کرتے تھے۔ جو خط ہوتا وہ بصیغۂ راز ہوتا اور ہمیشہ راز رکھا کرتے۔ اسی طرح ناصر سعید صاحب نے لکھا ہے کہ 74ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اسلام آباد قومی اسمبلی میں پیش ہوتے تھے تو یہ بھی اس میں پرائیویٹ سیکرٹری کے عملے کے طور پر وہاں تھے اور دفتری کام کے علاوہ یہ دوسروں کی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ کارکنوں کے ساتھ مل کے برتن بھی دھو دیا کرتے تھے۔ غرض کہ بے نفس انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے۔ ان کی اولاد کو بھی اور نسل کو بھی ان کی نیکیوں پر قائم کرے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی ﷺ

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب برموقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام بنی نوع انسان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا

● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مہاجرین، یہود اور دیگر اقوام کے باشندوں کے مابین امن کا معاہدہ طے کروایا، آپؐ ریاست کے والی مقرر ہوئے اور ان کی قیادت میں یہ معاہدہ انسانی حقوق اور حکمرانی کا ایک شاندار چارٹر ثابت ہوا اور اس نے مختلف قوموں کے مابین امن کو یقینی بنایا ● تنازعات کے حل کرنے کیلئے غیر جانبدارانہ عدلیہ کا نظام قائم فرمایا، آپؐ نے یہ واضح فرمایا کہ امیر اور طاقتور، نیز غریب اور نادار لوگوں، سب کیلئے ایک ہی قانون ہوگا اور سب سے اس ریاستی قانون کے مطابق ہی سلوک کیا جائے گا ● رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ہی اعلیٰ تعلیم کا نظام بھی قائم فرمایا جس کے ذریعہ سے اُس معاشرہ میں روشن خیالی کے معیار بلند ہو گئے، یتیموں اور کمزوروں کی تعلیم کیلئے خاص انتظامات کیے گئے ● پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کا بھی ایک ضابطۂ اخلاق قائم فرمایا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ تجارت انصاف اور ایمانداری سے ہو رہی ہے ● عوامی حفظان صحت کا نظام بھی قائم کیا گیا ● غریب اور نادار لوگوں کے حقوق پورا کرنے کے حوالہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف سکیموں اور منصوبوں کا آغاز کیا تا کہ ان کا طرز معاشرت بہتر ہو اور وہ اپنے وقار سے محروم نہ رہیں ● ہمیشہ غلامی کو ختم کرنے کی کوشش کی ● عورتوں اور لڑکیوں کے حقوق قائم فرمائے اور اُس دور میں یہ حقوق قائم فرمائے جب عورتوں اور لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا تھا ● آپؐ نے ہمسایوں کے حقوق پر بہت زور دیا ☆

مشہور عالمی ادارہ یونیسکو (UNESCO) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرّیں تعلیمات وھدایات پر مشتمل حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب اور تبلیغ اسلام

۞ امام جماعت احمدیہ ایک پُروقار شخصیت کے مالک ہیں اور بڑے ہمدرد ہیں، انکی تقریر بہت مفید اور سوچنے پر مجبور کرتی ہے (Eaubonne کے میئر Gregoire Dubinot صاحب)

۞ امام جماعت احمدیہ امن کا پیکر ہیں، خلیفۃ المسیح ایک غیر معمولی شخصیت ہیں، امن پھیلا رہے ہیں اور آپ کا علم بھی بہت ہی وسیع ہے (UNESCO میں Mali کے ایمبیسڈر Oumar Keita صاحب)

۞ اگر دنیا میں وہ اسلام قائم ہو جو امام جماعت احمدیہ پیش کر رہے ہیں تو دنیا کے سب مسائل ختم ہو جائیں گے، جب دوسروں کے جذبات کا احترام ہوگا تو ہر جگہ امن قائم ہوگا
(فرانس میں مالی سے تعلق رکھنے والے کیتھولک افراد کی ایسوسی ایشن کے صدر Guillaume Diallo صاحب)

۞ امام جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کی بات کرتے ہیں جو پُرامن اور برداشت کی تعلیم دینے والا ہے (نیٹو میموریل کے صدر Mr Brenton صاحب)

۞ خلیفہ نے اسلامی تعلیم کی رو سے ہمیں سمجھایا کہ ہم آئندہ اپنی نسلوں کیلئے کس طرح دنیا کو اچھا چھوڑ کر جا سکتے ہیں، اس خطاب کو زبردست ٹائٹل کے ساتھ شائع ہونا چاہیے
(ایک مہمان Mayine Onfray صاحب جو کہ تھنک ٹینک میں کام کرتے ہیں)

حضور انور کا بصیرت افروز خطاب سننے کے بعد معزز مہمانوں کے ایمان افروز تأثرات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

8؍ اکتوبر 2019ء (بروز منگل) بقیہ رپورٹ

UNESCO کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں تقریب

5 بجکر 55 منٹ پر ہوٹل سے UNESCO جانے کیلئے روانگی ہوئی۔ 6 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی UNESCO تشریف آوری ہوئی۔

بیرونی دروازہ پر آنریبل ڈاکٹر Ouma Keta صاحب نے جو UNESCO میں ملک مالی کے ایمبیسڈر ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ عمارت کے اندر اس ہال میں لے گئے جہاں تقریب کا انعقاد کیا جا رہا تھا۔

تقریب میں شامل ہونے والے بعض مہمانان کے مختصر خطابات

آج کی اس تقریب میں 91 مہمان شریک تھے۔ جن میں ☆ مالی کے ایمبیسڈر ڈاکٹر Oumar Keita صاحب کے علاوہ

Mr. Jean Christophe Auger وزارت خارجہ فرانس میں مذہبی امور کے مشیر
Mr. Clement Rouchouse وزارت داخلہ فرانس کے مذاہب کے شعبہ کے ڈائریکٹر
Mr. Gregoire Duelineau علاقہ Eaubonne کے میئر
Mr. Willy Breton NATO میموریل کے پریزیڈنٹ
Mr. Olivier de Lagarade Multiple Business School کے سی. اِی. او
Mr. Aboubakar Dolo فرانس میں مالی کے ایمبیسڈر کے فرسٹ ایڈوائزر
Mr. Ludovic Mendes ممبر آف فرنچ پارلیمنٹ
Mr. Patrick Vandangeon Les Mureaux Town کے کونسلر

اور مختلف حکومتی اداروں کے افراد، ڈائریکٹرز، جرنلسٹ اور دیگر مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 10 منٹ پر تقریب کا آغاز ہوا۔

☆ سب سے پہلے یونیسکو میں مالی کے ایمبیسڈر ڈاکٹر Oumar Keita نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: اس تقریب میں شامل ہونا میرے لیے بہت فخر کی بات ہے۔ 2012ء سے میرا ملک مالی دہشت گرد حملوں کی لپیٹ میں ہے۔ وہ اپنے تنگ نظریات ہماری قوم پر نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ہماری قومی اقدار کے خلاف ہیں۔ ہم رواداری کو پسند کرتے ہیں۔ قانونی طور پر ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے۔

جماعت مسلمہ احمدیہ 1987ء سے مالی میں موجود ہے اور معاشرے کی ترقی کیلئے فعال کردار ادا کر رہی ہے۔ آج یہ جماعت دینی اور فلاحی کاموں میں فعال ہے۔ ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو ہمارے ملک میں اسکول اور ہسپتال کھول رہی ہے۔ نیز پانی کے نلکے لگا رہی ہے اور Humanity First کے ذریعہ دیگر بہت سے فلاحی کاموں میں مصروف ہے۔

جماعت احمدیہ اپنے 17 ریڈیو سٹیشنز، 6 بڑی مساجد اور اسکولوں کی تعمیر سے ہماری قوم کو علم کے نور سے منور کر رہی ہے۔ میں جماعت احمدیہ کو اپنے ان کاموں کو جاری رکھنے کی درخواست کرتا ہوں۔

میں امام جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے کوشش کر رہے ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ کے کاموں پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ غانا میں رہے اور وہاں کے زرعی نظام میں بہتری لانے کیلئے کامیاب تجربے کیے۔ ہم آپ کو مالی میں بھی تشریف لانے کی دعوت دیتے ہیں۔ یہ ہمارے ملک کیلئے بہت اعزاز کی بات ہوگی۔ ہم آپ کی قیمتی نصائح کے انتظار میں ہیں۔

☆ بعد ازاں مکرم آصف عارف صاحب نیشنل سیکریٹری امور خارجہ فرانس نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے جماعت کا تعارف کروایا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

☆ اس کے بعد وزارت داخلہ فرانس کے مذاہب کے شعبہ کے ایک ڈائریکٹر Clément Rouchouse نے اپنے ایڈریس میں کہا: میں امام جماعت احمدیہ کو فرانس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے ملک فرانس میں ہر مذہب و ملت کا خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ فرانس کے قانون کے مطابق حکومت مذہبی امور میں دخل اندازی نہیں کرتی۔ فرانس کا اسلام کے ساتھ ایک طویل تعلق ہے۔ فرانس میں بہت سے مسلمان موجود ہیں۔ 1924ء سے جماعت احمدیہ یہاں موجود ہے۔ آپ کی پُرامن تعلیمات کی بہت ضرورت ہے تا کہ اسلام ہماری ریاست میں اپنی جگہ بنا لے۔ جماعت احمدیہ فرانس کے مختلف شہروں میں رفاہی کاموں میں فعال ہے۔ امن، اخوت، بین المذاہب مکالمے کیلئے جماعت احمدیہ کافی کام کر رہی ہے۔ اس بارے میں میں وزارت داخلہ کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

☆ بعد ازاں منسٹری آف یورپ اور فارن افیئرز میں مذہبی امور کے کونسلر کے مشیر خاص Jean Christophe Auge نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں امام جماعت احمدیہ کو فرانس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں اس تقریب کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہم امام جماعت احمدیہ کی عالمگیر اہمیت سے اچھی طرح واقف ہیں اور آپ کی جماعت کو بھی جانتے ہیں۔

فرانس کی حکومت آزادیٔ رائے اور آزادیٔ مذہب کا دفاع کرتی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ امام جماعت احمدیہ کا دورہ فرانس کامیاب ہو۔

☆اس کے بعد Eaubonne علاقہ کے میئر Gregoire Dublineau نے اپنے ایڈریس میں کہا: میں جماعت احمدیہ فرانس کی کوششوں کی تعریف کرتا ہوں۔ اس جماعت کے ممبرز ہر سطح پر ہماری مدد کرتے ہیں۔ وہ پیار، محبت اور اخوت بانٹ رہے ہیں۔ آپ کے کاموں کی وجہ سے لوگوں کے مسلمانوں کے بارہ میں تحفظات دور ہو رہے ہیں اور لوگ اسلام کے بارے میں مزید علم حاصل کرنے کی جستجو کر رہے ہیں۔

☆بعد ازاں نیٹو میموریل کے صدر Willy Breton نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: ہر سال ہم اپنی تقریب کیلئے فرانس کے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دیتے ہیں۔ ہم جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خاص کر امام جماعت احمدیہ کے بہت شکرگزار ہیں کہ آپ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ ہماری تقریبات میں جماعت احمدیہ شامل ہوتی ہے اور وفات پانے والے فوجیوں کیلئے اور ان کے رشتہ داروں کیلئے دعا کرتے ہیں۔ میرا پیغام ہے کہ ہم سب مل کر امن کیلئے کوشش کریں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 بجکر 40 منٹ پر انگریزی زبان میں خطاب فرمایا جس کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے خطاب کا آغاز فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مہمانان کرام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! سب سے پہلے میں UNESCO کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے آج ہمیں یہاں اس پروگرام کے انعقاد کی اجازت دی۔ نیز میں تمام مہمانان کرام کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے آج یہاں ایک ایسے شخص کی تقریر سننے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں جو کہ نہ تو سیاستدان ہے، نہ کوئی سیاسی لیڈر اور نہ ہی کوئی سائنسدان، بلکہ ایک مذہبی جماعت یعنی احمدیہ مسلم کمیونٹی کا لیڈر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

UNESCO کے بنیادی مقاصد بہت عمدہ اور قابل ستائش ہیں۔ میرے علم کے مطابق اس کے مقاصد میں پوری دنیا میں امن اور باہمی عزت واحترام کا قیام، قانون اور انسانی حقوق کی پاسداری اور تعلیم کو فروغ دینا شامل ہیں۔ UNESCO آزادیٔ صحافت اور مختلف ورثوں اور ثقافتوں کی حفاظت کو بھی فروغ دیتی ہے۔ اسکے مقاصد میں غربت کا خاتمہ اور عالمی سطح پر دیرپا ترقی اور نشوونما کو فروغ دینا بھی شامل ہے۔ پھر UNESCO اس بات کو بھی یقینی بنانے کی کوشش کرتی ہے کہ انسان اپنے پیچھے ایسا ترکہ چھوڑ کر جائے جس سے آنے والی نسلیں مستفیض ہوتی رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ کو شاید یہ جان کر حیرت ہوگی کہ اسلامی تعلیمات بھی مسلمانوں سے انہی مقاصد کو پورا کرنے اور انسانی ترقی کے لیے مسلسل کوششوں میں لگے رہنے کا تقاضا کرتی ہیں۔ اس قسم کی خدمات کی بنیاد قرآن کریم کی پہلی سورۃ پر ہی ہے جس میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ یہ آیت اسلامی عقائد کا محور ہے جسکے ذریعہ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ان کا ہی ربّ اور رازق نہیں بلکہ تمام بنی نوع کا بھی وہی ربّ اور رازق ہے۔ وہ رحمان اور رحیم ہے۔ پس وہ بلا امتیاز رنگ ونسل اور ذات کے اپنی تمام تر مخلوقات کی ضروریات پوری کرنے والا ہے۔ پس اسکے پیش نظر حقیقی مسلمان اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان برابر پیدا ہوئے ہیں۔ پس قطع نظر عقائد کے اختلاف کے باہمی عزت واحترام اور بردباری جیسی اقدار معاشرہ کی بنیاد ہونی چاہئیں۔ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر 139 میں ایک بہت خوبصورت اصول بیان ہوا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ پر قدم مارنے چاہئیں اور اسکی صفات کو اپنانا چاہیے۔ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے اور وہ تمام لوگوں کا رازق اور عطا کرنے والا ہے، حتیٰ کہ انکا بھی جو اس کے وجود کے انکاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم ان پر بھی رہتا ہے جو اسکے خلاف زبان درازی کرتے رہتے ہیں یا دنیا میں مظالم ڈھاتے رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام میں خدا کی طرف سے عائد کردہ جزاء وسزا کا تعلق آخرت کے ساتھ زیادہ ہے جبکہ اس زندگی میں تو اللہ تعالیٰ دنیا پر اپنے رحم وکرم کا اظہار فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنی صفات اپنانے کی تعلیم دے کر یہ بتایا ہے کہ وہ بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ رحم اور ہمدردی سے پیش آئیں۔ لہٰذا مسلمانوں کا یہ مذہبی فریضہ ہے کہ وہ عقائد، تہذیب اور رنگ ونسل کے اختلافات کو پس پشت ڈالتے ہوئے ہمیشہ دوسروں کی ضروریات پوری کریں اور ان سے ہمیشہ ہمدردی کا سلوک کریں اور ان کے جذبات کا احساس کریں۔ مزید یہ کہ قرآن کریم نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو تمام بنی نوع انسان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ ہمدردی کی ان اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ تھے۔ جب آپ ﷺ نے مذہب ''اسلام'' کی بنیاد رکھی تو اس کے بعد آپ ﷺ اور دوسرے مسلمانوں کو مکہ کے غیر مسلموں کی طرف سے جارحانہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا ہے جسے آپ ﷺ نے نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کیا۔ آخر کار جب ظلم و ستم انتہا سے بڑھ گئے تو وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے جہاں رسول کریم ﷺ نے مہاجرین، یہود اور دیگر اقوام کے باشندوں کے مابین امن کا معاہدہ طے کروایا۔ اس معاہدہ کے مطابق مختلف اقوام نے امن کے ساتھ رہنے، دوسروں کے حقوق کی پاسداری کرنے اور باہمی ہمدردی، تعاون اور تحمل کو فروغ دینے کا عہد کیا۔ رسول کریم ﷺ ریاست کے والی مقرر ہوئے اور ان کی قیادت میں یہ معاہدہ انسانی حقوق اور حکمرانی کا ایک شاندار چارٹر ثابت ہوا اور اس نے مختلف قوموں کے مابین امن کو یقینی بنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پیغمبر اسلام ﷺ نے تنازعات کے حل کرنے کیلئے غیر جانبدارانہ عدلیہ کا نظام قائم فرمایا۔ آپ نے یہ واضح فرمایا کہ امیر اور طاقتور، نیز غریب اور نادار لوگوں، سب کیلئے ایک ہی قانون ہوگا اور سب سے اس ریاستی قانون کے مطابق ہی سلوک کیا جائے گا۔ مثال کے طور پر ایک دفعہ ایک اثر ورسوخ والی عورت نے ایک جرم کیا اور بہت سے لوگوں نے یہ تجویز دی کہ اس کا جرم نظرانداز کر دیا جائے۔ رسول کریم ﷺ نے اس تجویز کو ردّ فرمایا اور یہ وضاحت کی کہ اگر میری بیٹی بھی جرم کرتی تو ان کو بھی رعایت نہ ملتی اور قانون کے مطابق سزا ملتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ رسول کریم ﷺ نے بہت ہی اعلیٰ تعلیم کا نظام بھی قائم فرمایا جس کے ذریعہ سے اس معاشرہ میں روشن خیالی کے معیار بلند ہو گئے۔ تعلیم یافتہ اور پڑھے لکھے لوگوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ اَن پڑھ لوگوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔ معاشرہ میں یتیموں اور کمزوروں کی تعلیم کیلئے خاص انتظامات کیے گئے۔ یہ سب اس لیے کیا گیا تا کہ کمزور اور نادار لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں اور آگے بڑھ سکیں۔ ٹیکس کا نظام بھی قائم کیا گیا جس سے معاشرہ کے امیر لوگوں سے ٹیکس لیا جاتا تھا اور معاشرہ کے مفلس لوگوں پر خرچ کیا جاتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق پیغمبر اسلام ﷺ نے تجارت کا بھی ایک ضابطۂ اخلاق قائم فرمایا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ تجارت انصاف اور ایمانداری سے ہو رہی ہے۔ اس زمانہ میں جب کہ غلامی کا دور دورہ تھا اور آقا اپنے غلاموں سے نہایت بے رحمی کا سلوک کرتے تھے، پیغمبر اسلام نے اس وقت معاشرہ میں انقلاب برپا کر دیا۔ آقاؤں کو حکم دیا گیا کہ غلاموں سے ہمدردی اور عزت کا سلوک کریں اور رسول کریم ﷺ نے متعدد مرتبہ انہیں آزاد کرنے کی بھی پرزور ترغیب دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نیز رسول کریم ﷺ کی قیادت میں عوامی حفظان صحت کا نظام بھی قائم کیا گیا۔ شہر کی صفائی ستھرائی کا پروگرام مرتب کیا گیا اور لوگوں کو ذاتی صفائی اور حفظانِ صحت کے متعلق بھی تعلیم دی گئی۔ شہر کی سڑکیں کشادہ اور بہتر کی گئیں۔ شہریوں کی ضروریات کا تعین کرنے اور دیگر معلومات اکٹھی کرنے کیلئے مردم شماری کی گئی۔ لہٰذا ساتویں صدی میں پیغمبر اسلام ﷺ کی حکومت کے زیرِ انتظام مدینہ میں انفرادی اور اجتماعی حقوق میں بہتری لانے کیلئے حیران کن اقدامات کیے گئے۔ یقیناً عربوں میں پہلی مرتبہ باقاعدہ مہذب اور منظم معاشرے کا قیام عمل میں آیا۔ یہ معاشرہ کئی لحاظ سے مثالی تھا۔ مثلاً انفراسٹرکچر، خدمات اور سب سے بڑھ کر اس کثیر الثقافتی معاشرہ میں اتحاد اور تحمل کا مظاہرہ تھا۔ مسلمان وہاں مہاجرین کے طور پر آئے تھے لیکن پھر بھی مقامی معاشرے میں مدغم ہو گئے اور وہاں کی کامیابی اور ترقی میں اپنا حصہ ڈالا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاہم یہ بہت دکھ کی بات ہے کہ ان اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بھی آج کل کی دنیا میں پیغمبر اسلام ﷺ کی کردارکشی ہو رہی ہے۔ انہیں ایک جنگی لیڈر کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے جس کا حقیقت سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ بلکہ درحقیقت رسول کریم ﷺ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ دوسروں کے حقوق کے دفاع میں گزارا اور اسلامی تعلیمات کے ذریعہ انسانی حقوق کے بے نظیر اور دائمی منشور کا قیام عمل میں لایا۔ مثلاً آپ ﷺ نے تعلیم دی کہ لوگ ایک دوسرے کے عقائد اور جذبات کا خیال رکھیں اور دوسروں کی مقدس ہستیوں پر تنقید کرنے سے باز رہیں۔

ایک دفعہ ایک یہودی آیا اور آپ ﷺ کے ایک قریبی صحابی کے بارہ میں شکایت کی۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے ان صحابی کو بلایا اور اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ صحابی نے عرض کیا کہ وہ یہودی کہہ رہا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رسول کریم ﷺ پر فوقیت حاصل ہے اور یہ بات مجھ سے برداشت نہیں ہوئی تو میں نے سختی سے اس کا جواب دیا کہ نہیں! رسول کریم ﷺ کا مرتبہ زیادہ بلند ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے اپنے قریب ترین ساتھی کے ساتھ ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپ کو اس یہودی سے بحث نہیں کرنی چاہیے تھی بلکہ اس کے مذہبی جذبات کا احترام کرنا چاہیے تھا۔ یہ تھیں آپ ﷺ کی بے نظیر تعلیمات اور میرے خیال میں یہ نہایت قابل افسوس ہے کہ باہمی عزت واحترام کے بنیادی اصول، جو کہ محبت اور اتحاد کے قیام کا ذریعہ ہے، اس کو دور حاضر میں نام نہاد آزادی اور تفریح کے نام پر قربان کر دیا گیا ہے یہاں تک کہ بانیان مذاہب کو بھی ہنسی، ٹھٹھہ اور تحقیر سے مبرا نہیں رکھا گیا۔ باوجودیکہ ان انبیاء پر طنز ان کے کروڑہا پیروکاروں کے غم وغصہ کا موجب بنتا ہے۔ دوسری طرف قرآن کریم اس حد تک تعلیم دیتا ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہیں کیونکہ ان کو تکلیف ہوگی۔ نیز یہ کہ نتیجتاً وہ خدا کو بھی برا کہیں گے اور اس کے نتیجے میں معاشرہ کا امن اور اتحاد متاثر ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غریب اور نادار لوگوں کے حقوق پورا کرنے کے حوالہ سے رسول کریم ﷺ نے مختلف سکیموں اور منصوبوں کا آغاز کیا تا کہ ان کا طرز معاشرت بہتر ہو اور وہ اپنے وقار سے محروم نہ رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ اکثر ایسے لوگوں کو مقام ومرتبہ دیتے ہیں جو امیر اور طاقتور ہوں لیکن ایک غریب شخص جو کہ بااخلاق اور بامروت ہے وہ اس امیر شخص سے کہیں بہتر ہے جو دوسروں کے جذبات کا خیال نہیں رکھتا اور فقط اپنا ہی خیال ہوتا ہے۔

چھوٹے چھوٹے معاملات میں بھی رسول کریم ﷺ اس بات کا خاص خیال رکھتے کہ پسماندہ افراد کے جذبات مجروح نہ ہوں۔ مثال کے طور پر آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اجتماعات اور کھانے کی دعوتوں میں ہمیشہ غریب اور ضرورت مند افراد کو بلایا کریں۔ اگر امیر اور طاقتور لوگ غریبوں کا استحصال کرتے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہ سے فرماتے کہ کمزور لوگوں کو انصاف دلانے میں ان کی مدد کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیشہ غلامی کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو بار بار نصیحت فرمائی کہ وہ اپنے غلاموں کو آزاد کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر فوری طور پر آپ اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کر سکتے تو کم از کم ان کے اوڑھنے اور کھانے کا اسی طرح خیال رکھیں جیسا کہ آپ اپنا رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایک اور مسئلہ جو اکثر اٹھایا جاتا ہے وہ حقوق نسواں کا ہے، یعنی اسلام عورتوں کے حقوق ادا نہیں کرتا۔ اس کا حقیقت سے دور دور کا تعلق نہیں۔ بلکہ اسلام نے ہی تو سب سے پہلے عورتوں اور لڑکیوں کے حقوق قائم فرمائے اور اُس دور میں یہ حقوق قائم فرمائے جب عورتوں اور لڑکیوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا تھا اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے تابعین کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ عورتوں کو تعلیم دی جائے اور ان کی عزت و احترام کیا جائے۔ یہاں تک فرمایا کہ اگر کسی شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ انہیں تعلیم دلائے اور سیدھے راستہ پر چلائے تو اس کیلئے جنت کی بشارت ہے۔ یہ بات تو ان شدت پسندوں کے دعویٰ کے متضاد ہے جو کہتے ہیں کہ جہاد اور غیر مسلمانوں کو قتل کرنے سے انسان جنت میں چلا جائے گا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو یہ بات سکھائی کہ جنت میں جانے کا رستہ لڑکیوں کو تعلیم دینے اور اخلاقی اقدار سکھانے میں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
انہی تعلیمات کی بناء پر دنیا بھر میں احمدی مسلمان لڑکیوں کو تعلیم دلوائی جاتی ہے اور وہ مختلف میدانوں میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ ہماری بچیاں ڈاکٹرز بن رہی ہیں، استاد بن رہی ہیں، آرکیٹیکٹ بن رہی ہیں اور دیگر شعبہ جات میں جا رہی ہیں اور اس طرح انسانیت کی خدمت کر رہی ہیں۔ ہم اس بات کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ لڑکیوں اور لڑکوں دونوں کو تعلیم کے یکساں مواقع ملیں۔ چنانچہ دنیا کے ترقی پذیر ممالک میں احمدی مسلمان لڑکیوں کی شرح خواندگی کم از کم ننانوے فیصد ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمسایوں کے حقوق پر بہت زور دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمسایوں کے حقوق کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے لگا کہ شاید ہمسایوں کو وراثت کے حقوق مل جائیں گے۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رنگ و نسل اور ذات پات کو بالائے طاق رکھ کر عالمی انسانی حقوق کا قیام فرمایا۔ میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ کس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ اس کی ایک مثال اسلامی تاریخ کی پہلی جنگ کے بعد ملتی ہے۔ مسلمانوں نے بے ساز وسامانی کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے اپنے سے کہیں زیادہ طاقتور اہل مکہ کو شکست دی۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پڑھے لکھے جنگی قیدیوں کو اس شرط پر آزاد کرنے کی پیشکش کی کہ وہ معاشرے کے اَن پڑھ لوگوں کو پڑھنا لکھنا سکھا دیں۔ پس اس طرح کئی صدیوں پہلے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے قیدیوں کی اصلاح اور انہیں معاشرے کا مفید وجود بنانے کا کامیاب نمونہ قائم فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اکثر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام جنگ و جدل کا مذہب ہے مگر حقیقت یہ ہے جو قرآن کریم میں بھی بیان ہوئی ہے کہ مسلمانوں کو دفاعی جنگ کرنے کی اجازت صرف اس لیے دی گئی تا تمام بنی نوع انسان کیلئے آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ شعور قائم کی جائے اور اسکی حفاظت کی جائے۔ قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ اگر مسلمان کفار مکہ کی فوج کا مقابلہ نہ کرتے تو کوئی بھی کلیسا، گرجا گھر، مندر، مسجد یا کسی بھی مذہب کی عبادت گاہ محفوظ نہ رہتی کیونکہ مخالفین تو ہر قسم کے مذہب کو ختم کرنے کے درپے تھے۔ دراصل اوّلین مسلمانوں نے اگر جنگوں میں حصہ لیا تو وہ دفاعی جنگیں تھیں اور وہ جنگیں دیرپا امن کے قیام اور لوگوں کے آزادی سے جینے کے حق کی حفاظت کیلئے لڑی گئی تھیں۔ اگر آج کل بعض ایسے مسلمان ہیں جو شدت پسندی کے حربے اپناتے ہیں یا جو جنگ و جدل کی تعلیم دیتے ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو بھلا چکے ہیں یا ان تعلیمات سے بالکل لاعلم ہیں۔ جہاں کہیں بھی لوگ یا بعض گروپس دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو ان کا مقصد طاقت و دولت کا حصول ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ ممالک جو کہ غیر منصفانہ اور انتہا پسندانہ پالیسیاں اختیار کرتے ہیں اس کے پیچھے ان کے مقاصد جغرافیائی فوائد اور دوسروں پر اپنی طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی حرکات کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اسلام نے مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے منع کیا ہے۔ اسی لیے نہ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور نہ ہی آپ کے خلفائے راشدین نے جنگیں شروع کیں بلکہ ہمیشہ امن اور صلح کے خواہاں رہے بلکہ اس راہ میں بے شمار قربانیاں بھی دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بعض تنقید کرنے والوں کی طرف سے اسلام پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ اسلام ایک قدامت پسند اور پسماندہ مذہب ہے یا ایک ایسا مذہب ہے جو کہ روشن خیالی کو فروغ نہیں دیتا۔ یہ ایک بیوقوفانہ اور تعصب سے بھری ہوئی سوچ ہے جس کی بنیاد حقیقت کی بجائے افسانوں پر ہے۔ یہ ایک بے بنیاد الزام ہے۔ قرآن کریم نے ازخود یہ دعا سکھا کر تعلیم کی اہمیت بیان فرمائی ہے کہ ’’اے میرے ربّ! میرے علم میں اضافہ فرما۔‘‘ جہاں یہ دعا مسلمانوں کیلئے مدد حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے وہاں یہ دعا مسلمانوں کو علم حاصل کرنے اور اس میں مزید ترقی کرنے کی ترغیب دلاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرونِ وسطیٰ کے مسلمان مفکروں، فلسفیوں اور موجدین کی تحقیقات قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات سے متاثر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر آپ ہزار سال قبل کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح مسلمان موجدین اور سائنسدانوں نے علم کو پروان چڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا اور ایسی تکنیکیں ایجاد کیں جنہوں نے دنیا ہی بدل دی اور یہ تکنیکیں آج بھی استعمال کی جا رہی ہیں۔ مثال کے طور پر ابن ہیثم نے پہلا کیمرہ ایجاد کیا اور UNESCO نے بھی یہ تسلیم کیا ہے جہاں اسے جدید optics (علم بصریات) کا بانی کہا گیا ہے۔ یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ لفظ کیمرہ بھی عربی لفظ قُمرَ سے نکلا ہے۔ بارہویں صدی میں ایک مسلمان نقشہ نگار نے قرونِ وسطیٰ کا دنیا کا سب سے تفصیلی اور صحیح نقشہ پیش کیا جو کہ کئی صدیوں تک سیاحوں کے زیر استعمال رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پھر طب کے میدان میں بھی مسلمان اطباء اور سائنسدانوں نے کئی دریافتیں کیں اور بہت سی ایسی ایجادیں کیں جو آج کل بھی مستعمل ہیں۔ کئی آلات جراحی مسلمان طبیب الزہروی نے دسویں صدی میں بنائے۔ سترہویں صدی میں ایک انگریز طبیب ولیم ہاروے (William Harvey) نے خون کی گردش اور دل کس طرح کام کرتا ہے اس پر ایک اہم تحقیق پیش کی اور اسکی بہت مشہوری ہوئی۔ تاہم یہ بات بعد میں سامنے آئی کہ 4 سو سال قبل ایک عرب طبیب ابن نفیس عربی زبان میں خون کی بنیادی گردش کے بارے میں تفصیل پیش کر چکا تھا۔ نویں صدی میں جابر ابن حیان نے کیمسٹری میں انقلاب برپا کر دیا۔ اس نے بہت سے ایسے عمل اور آلات پیش کیے، جو کہ آج بھی مستعمل ہیں۔ الجبرا کا اصول اور trigonometry کی اکثر تفصیل سب سے پہلے ایک مسلمان نے پیش کی۔ جدید دنیا میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں algorithms کا بہت عمل دخل ہے اور یہ بھی پہلے مسلمانوں نے پیش کیے۔ ذہنی ارتقاء میں مسلمانوں کی خدمات کو آج بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر نیویارک ٹائمز میں ایک سائنس رپورٹر Denis O'Brien کا ایک مضمون شائع ہوا۔ اس نے ایک مسلمان الطوسی جو کہ متعدد علوم کے ماہر تھے ان کے کردار کا ذکر کیا۔ مصنف نے الطوسی کی علم فلکیات، علم الاخلاق، حساب اور فلسفہ کے حوالہ سے کئی کاموں کا ذکر کیا اور اسے اپنے دور کا بہترین مفکر قرار دیا۔ یہ لکھتا ہے کہ مسلمانوں نے قرونِ وسطیٰ میں ایسا معاشرہ قائم کیا جو کہ دنیا میں سائنس کا مرکز تھا۔ علم اور سائنس کے لیے عربی 5 سو سال تک مرکزی زبان رہی۔ یہ ایک سنہری دور تھا جو آج کل کی جدید یونیورسٹیوں کے لیے پیش خیمہ ثابت ہوا۔ چنانچہ ابتدا سے ہی اسلام نے انسانی علم بڑھانے اور علم حاصل کرنے کی اہمیت پر بہت زور دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
احمدیہ مسلم جماعت کا قیام 1889ء میں ہوا۔ احمدیہ جماعت نے ہمیشہ افراد جماعت کو علم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ کے فضل سے سب سے پہلے مسلمان نوبیل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام ایک احمدی تھے۔ یہ ایک مشہور سائنسدان تھے جنہوں نے 1979ء میں فزکس میں نوبل انعام حاصل کیا۔ پروفیسر عبد السلام عمر بھر اس بات کا اظہار کرتے رہے کہ کس طرح ان کی تحقیقات کے پیچھے اسلام اور بالخصوص قرآن کریم کا فیض اور روشنی کار بند تھی۔ آپ کہا کرتے تھے کہ قرآن کریم کی 750 آیات سائنس سے متعلقہ ہیں، جن سے ہمیں قدرت اور کائنات کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مزید یہ کہ احمدیہ جماعت کے تیسرے خلیفہ نے عظیم مسلمان سائنسدانوں اور سکالرز کی ایک نئی صبح طلوع ہونے کی خواہش کا اظہار کیا اور اپنی جماعت میں علمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والوں کو گولڈ میڈل دیئے جانے کی روایت کا آغاز کیا۔ چنانچہ ہر سال سینکڑوں احمدی مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں کو گولڈ میڈل دیئے جاتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ غربت کے چکر کو، جس نے معاشی طور پر پسماندہ ممالک کو نسل در نسل جکڑا ہوا ہے، ختم کرنے کیلئے تعلیم مہیا کرنا بہت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمیں یہ تعلیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دی ہے جس میں آپ نے بتایا کہ روحانی ترقی کا خدمت انسانیت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے اور ایک مسلمان صرف اللہ تعالیٰ کی عبادات اور نمازوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں کر سکتا بلکہ رضائے باری تعالیٰ کا حصول مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ انسانیت کی بھی خدمت کریں۔ پس قرآن کریم کی سورۃ البلد کی آیات 15 تا 17 میں مسلمانوں کو غربت اور بھوک ختم کرنے، یتیموں کی ضروریات پوری کرنے اور مسکینوں اور غریب بچوں کو تعلیم فراہم کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ان لوگوں کو بھی پھلنے پھولنے کے مواقع ملیں۔ احمدیہ مسلم جماعت دنیا بھر میں انہی اعلیٰ تعلیمات پر حتی الوسع عمل پیرا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اسلام پیار اور محبت کا مذہب ہے۔ پس ہم مذہب و نسل کا امتیاز کیے بغیر انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اسی وجہ سے افریقہ کے غربت زدہ اور دور دراز کے علاقوں میں ہم نے پرائمری اور سیکنڈری سکولوں کا قیام کیا ہے اور ان علاقوں میں ہم نے ہسپتال اور کلینک بھی کھولے ہیں۔ دور دراز کے دیہاتوں میں ہم پینے کا صاف پانی مہیا کر رہے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ان کے بچے سارا دن میلوں فاصلہ طے کر کے گھریلو استعمال کے لیے تالابوں سے پانی بھر کر لانے کی بجائے آزادی سے سکول جا سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے ماڈل ویلیجز بنانے کے منصوبہ جات بھی شروع کیے ہیں جن میں کمیونٹی ہالوں سے لے کر صاف پانی، شمسی توانائی، انفراسٹرکچر اور دیگر کئی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ تمام تر سہولیات جو مقامی لوگوں کو بلا تفریق رنگ و نسل اور مذہب کے مہیا کی جاتی ہیں اس کا محرک ہمارا مذہب ہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جہاں ہم انسانی ہمدردی کی بنیاد پر افلاس و غربت کے خاتمہ کیلئے کوشاں ہیں وہاں ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ چیز دنیا میں دیرپا امن کے قیام کیلئے ایک کنجی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر لوگوں کے پاس کھانے کیلئے خوراک، پینے کیلئے پانی، رہنے کیلئے جگہ، بچوں کیلئے اسکول اور طبی سہولیات مہیا ہوں تو لوگ پُرامن طور پر اپنی زندگیاں گزار پائیں گے اور مایوسی اور نفرت کی مہلک پکڑ جو کہ انہیں شدت پسندی کی طرف لے جاتی ہے اس سے بچ جائیں گے۔ یہ بنیادی

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

انسانی حقوق ہیں۔ پس جب تک ہم لوگوں کی جانیں غربت وافلاس سے نہ چھڑا دیں، ہم اس دنیا میں حقیقی امن نہیں دیکھ پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آخر میں میری دلی دعا ہے کہ بنی نوع انسان لالچ اور خود غرضی کا پیچھا چھوڑ کر اس دنیا میں تکلیف زدہ لوگوں کی تکالیف کا ازالہ کرنے پر توجہ دے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج شام یہاں تشریف آوری پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔ بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 7 بجکر 15 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کے بعد مہمان بہت دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔ بعد ازاں مہمانوں نے باری باری حضور انور کے پاس آکر تصاویر بنوائیں اور شرفِ مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔

اس تقریب کے بعد مہمانوں کیلئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور بھی اس ایریا میں تشریف لائے، یہاں بھی مہمان حضور انور کے پاس آتے رہے اور تصاویر بنواتے اور حضور انور ان سے مختلف امور پر گفتگو فرماتے رہے۔ یہاں نصف گھنٹہ تک حضور انور مہمانوں میں موجود رہے۔

8 بجے یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس مشن ہاؤس دارالسلام (Saint Prix) کیلئے روانہ ہوئے اور قریباً 45 منٹ کے سفر کے بعد 8 بجکر 45 منٹ پر مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔ 9 بجکر 10 منٹ پر حضور انور نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب کا مہمانوں پر گہرا اثر ہوا۔ بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆Eaubonne کے میئر Gregoire Dubinot نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ ایک پُروقار شخصیت کے مالک ہیں اور بڑے ہمدرد ہیں۔ انکی تقریر بہت مفید اور سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ یہ امام جماعت احمدیہ کی حکمت پر دلالت کرتی ہے اور یہ حکمت امام جماعت آگے پھیلانا چاہتے ہیں۔ ان کی تقریر سے انسانی ہمدردی جھلک رہی تھی۔

☆مالی سے UNESCO کے ایمبیسڈر عمر کائتا صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: امام جماعت احمدیہ امن کا پیکر ہیں اور UNESCO وہ بہترین جگہ ہے جہاں امن کے بارہ میں بات چیت ہوسکتی ہے۔ ہمیں اس امن کو پوری دنیا میں پھیلانا چاہیے۔

جماعت احمدیہ ہمارے ملک مالی میں سن 1987ء سے موجود ہے اور ہمارے ملک کی بہتری کے کافی کام کر رہی ہے اور دوستانہ طریقہ سے ہماری قوم کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے۔

امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کر کے بہت خوشی ہوئی۔ آپ ایک وسیع النظر شخصیت ہیں اور امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں اور یہی وہ چیز ہے جسکی امت مسلمہ کو ضرورت ہے۔ عالمی انصاف اور ہم آہنگی کا جو تصور امام جماعت پیش کرتے ہیں، دنیا کو اس کی اشد ضرورت ہے۔

☆فرانس میں مالی سے تعلق رکھنے والے کیتھولک افراد کی ایسوسی ایشن کے صدر Guillaume Diallo اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں پہلے سے احمدیوں کے بارے میں جانتا تھا۔ تمام مذاہب کو یہ پیغام دوسروں تک پہنچانا چاہیے۔ ہم بھی وہی امن کا پیغام دوسروں تک پہنچا رہے ہیں۔ ہم بھی inter religious dialogue کیلئے کوشاں ہیں۔

اگر دنیا میں وہ اسلام قائم ہو جو امام جماعت احمدیہ پیش کر رہے ہیں تو دنیا کے سب مسائل ختم ہو جائیں گے۔ جب دوسروں کے جذبات کا احترام ہوگا تو ہر جگہ امن قائم ہوگا۔ باہمی احترام کی بڑی ضرورت ہے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے دین پر قائم ہے لیکن ہمارا ایک مشترکہ عقیدہ ہے اور وہ اللہ کی ذات ہے۔

☆نیٹو میموریل کے صدر Mr Brenton کہتے ہیں: اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ یہ کانفرنس اہم اور تاریخی تھی۔ اس سے امن، رواداری اور اخوت قائم ہوسکتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ امام جماعت احمدیہ کے پیغام کو سنیں۔ امام جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کی بات کرتے ہیں جو پُرامن اور برداشت کی تعلیم دینے والا ہے۔ یہ پیغام شدت پسندوں کے عمل سے بالکل مختلف ہے۔ امام جماعت احمدیہ یہاں امن کے پیغام کو فروغ دینے کیلئے بہت کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ایک ضروری کام ہے اور ہم بھی ان کی مدد کرنے کیلئے تیار ہیں۔

ہم میں سے ہر ایک کو امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے یہ کام ہر سطح پر کرنا چاہیے اور اس کیلئے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا چاہیے۔

☆فرانس میں ایک فلاحی تنظیم کی ڈائریکٹر بھی اس پروگرام میں شریک تھیں۔ یہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ ہماری تنظیم ہسپتالوں کیلئے فنڈز اکٹھے کرتی ہے۔ یہاں مجھے ایک احمدی خاتون نے آنے کی دعوت دی۔ یہ خاتون ہمارے ساتھ فلاحی کاموں میں کافی معاونت کرتی ہیں۔ مجھے آپ کے خلیفہ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ نے جو تعلیم کے حوالہ سے بات کی ہے، یہ بہت شاندار ہے۔ ہر ایک کو علم حاصل کرنے کے یکساں مواقع ہونے چاہئیں۔ یہ پیغام بہت اہم ہے۔ اسکے علاوہ دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں امن کو کئی طریق سے فروغ دیا جاسکتا ہے اور ہم سب اس میں اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں مثلاً چیرٹی کا کام کرکے، آپ جیسی پُرامن جماعت کے ساتھ مل کر کام کرکے، آپ لوگ جو امن کیلئے کام کر رہے ہیں، اس میں آپ لوگوں کی مدد کر کے ہم امن قائم کرنے میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔ آپ لوگ اسکولز، ہسپتال وغیرہ قائم کر رہے ہیں، پانی فراہم کر رہے ہیں ان میں آپ لوگوں کی مدد کی جاسکتی ہے۔ ان تمام باتوں کے بارے میں آج سننے کو ملا ہے۔ یہ بہت اچھے اقدامات ہیں۔ اس تقریب میں مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔

☆فرانس کی ایک انسانی حقوق کی فیڈریشن کے ممبر بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میرے بہت سے ساتھی یورپ میں گروپ کی صورت میں انسانی حقوق کے حوالہ سے کام کر رہے ہیں۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے۔ ہماری ٹیم میں آسٹریا سے ایک دوست بھی شامل ہے، جو آپ کے ساتھ بھی کام کرتا ہے۔ اس سے یہاں ملاقات ہوئی ہے۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر بہت اچھی اور بہت گہری تھی۔ آپ نے بڑی تفصیل سے علم کی ضرورت اور علم کے فروغ کیلئے کیے جانے والے اقدامات کا ذکر کیا ہے علم کی تاریخ میں اسلام کی خدمات بھی گنوائی ہیں۔ یہ بہت دلچسپ معلومات تھیں۔ میری نظر میں امن انسان کے اپنے دل سے شروع ہوتا ہے، اپنے گھر سے شروع ہوتا ہے ہمیں اپنی فیملیوں کو علم مہیا کرنا چاہیے۔

☆سٹی کونسل کے ایک ممبر بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ یہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں کونسل میں مختلف نسلوں کے مابین تفریق کے خلاف کام کرنے والے شعبہ کا انچارج ہوں۔ میں خلیفہ کے اس پروگرام میں شرکت کرنے کیلئے آیا ہوں۔ آپ کے امام کی باتیں سن کر بہت اچھا لگا ہے۔ خاص کر جو آپ نے خواتین کو علم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کی بات کی ہے۔ بین المذاہب ہم آہنگی بہت ضروری ہے۔ آپ نے افریقہ کے پسماندہ علاقوں میں تعلیم اور صحت کے حوالہ سے شروع کیے جانے والے پروجیکٹس کا ذکر کیا ہے۔ عام طور پر جب فرانس یا دیگر ممالک میں اسلام کی بات ہوتی ہے تو مختلف خدشات کا ذکر ہوتا ہے، معاشرہ میں ایک اسلاموفوبیا ہے۔ ایسے میں اسلام کے بارے میں مثبت باتیں سننے کو ملی ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے۔ میرا ایک دوست احمدی ہے اس لیے میری خواہش تھی کہ میں یہاں آؤں اور دیکھوں کہ آپ کی جماعت کیا ہے اور کیسے کام کرتی ہے اور آپ کے بارے میں مزید علم حاصل کروں۔

☆ایک صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک بہت شاندار موقع تھا۔ مجھے یہاں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے۔ خلیفہ نے بہت اچھے انداز میں اسلام کی مثبت تصویر پیش کی ہے اور توجہ دلائی ہے کہ چھوٹے پیمانے پر کام کر کے بھی دنیا کے امن میں اپنا کردار ادا کیا جاسکتا ہے۔ افریقہ میں مختلف پروجیکٹس کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ میرا بھی خیال ہے کہ ممکن نہیں ہے کہ ہم ہر جگہ ہی امن قائم کر دیں لیکن اگر ہم میں سے ہر ایک لوکل، ریجنل اور نیشنل سطح پر اپنی ذمہ داری لے لے تو ہم بہت بڑا فرق پیدا کر سکتے ہیں۔ مرد و خواتین، مختلف نسلوں، قومیتوں کے مابین باہمی احترام اور برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں نہیں جانتا کہ ہم کیسے کامیاب ہوں گے کیونکہ دنیا میں بہت سی طاقتیں امن کے خلاف کام کر رہی ہیں، لوگوں کو تقسیم کرنا چاہتی ہیں۔ میرے خیال میں لوکل سطح پر ہر ایک اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کرے تا کہ دنیا پُرامن ہو۔

☆Alexander صاحب اس تقریب میں آئے تھے انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ نے امن کا پیغام دیا اور آپ کا خطاب سچائی پر مشتمل تھا۔ آپ نے کھل کر اور واضح بات کی ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ احمدیہ جماعت نے غلامی کے مضمون کو واضح کیا ہے۔ یہ پیغام بہت شاندار ہے۔ مسلمانوں میں سے احمدیوں نے یہ پیغام پیش کیا ہے جو کہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ خلیفہ سے میری ملاقات بھی ہوئی اور ایسا انسان ہمیں اس دنیا میں چاہیے۔ خلیفہ ایک معزز انسان ہیں اور بہت دوستانہ طریقہ سے مجھے ملے۔ مجھے تصویر بنانے کی بھی سعادت ملی۔ یہ میرے لیے ایک یادگار لمحہ تھا۔

☆ایک مہمان Mayine Onfray صاحب جو کہ تھنک ٹینک میں کام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: UNESCO کے لحاظ سے خلیفۃ المسیح کی تقریر بہت perfect تھی۔ جو بھی میرے دل کی خواہش تھی کہ آپ کے خلیفہ اس اس موضوع پر بات کریں خلیفہ نے انہیں موضوعات پر بات کی بلکہ انہوں نے بتایا پرانے زمانہ میں مسلمانوں کی اعلیٰ تعلیم تھی اور بہت سے امور میں دنیا کو سکھایا اور بہت سے علوم کے بانی بنے۔

خلیفہ نے اسلامی تعلیم کی رو سے ہمیں سمجھایا کہ ہم آئندہ اپنی نسلوں کے لیے کس طرح دنیا کو اچھا چھوڑ کر جاسکتے ہیں۔ اس خطاب کو زبردست ٹائٹل کے ساتھ شائع ہونا چاہیے۔

☆ایک مہمان Bernard Goddard صاحب نے کہا: ہمیں TV پر اسلام کے بارہ میں جو بھی پراپیگنڈا نظر آتا ہے خلیفۃ المسیح نے اس سے بالکل مختلف اسلام کی تعلیم پیش کی ہے اور یہی حقیقی اسلام ہے۔ میں نے آج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں علم حاصل کیا ہے کہ کس طرح مدینہ میں بہت اعلیٰ معاشرہ قائم کیا۔ مجھے آج پہلی دفعہ پتہ چلا ہے کہ اسلام نے علم کے میدان میں کتنا بڑا حصہ لیا اور دنیا کو علم دیا ہے۔

موصوف مزید بیان کرتے ہیں کہ اس کے علاوہ خلیفہ صاحب کی جو تقریر تھی اس میں امن کا پیغام بھی تھا جو کہ قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی مثالوں کے ساتھ بیان کیا گیا۔ یہ آج کے دور میں نہایت مفید ہے۔

☆ایک خاتون Miss Danuta جو کہ نان پرافٹ آرگنائزیشن کی ڈائریکٹر ہیں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں: آپ کے خلیفہ نے بار بار اپنی تقریر میں تعلیم کی اہمیت کا ذکر کیا۔ مجھے یہ بہت ہی پیاری بات لگی کہ خلیفہ نے کس حد تک تعلیم پر زور ڈالا ہے۔ آپ لوگ لڑکیوں کو گولڈ میڈل دیتے ہیں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ میں خود ایک سائنٹسٹ ہوں۔ میرے لیے یہ بہت حیران کُن بات ہے کہ ایک مذہبی لیڈر سائنس کو پروموٹ کرتا ہے جبکہ مذہبی لیڈرز سائنس سے ڈرتے ہیں۔

☆ایک مہمان Alexander Vigne صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آپ کے خلیفہ کی تقریر زبردست تھی جس کی بنیاد امن پر تھی۔ اس تقریر میں انہوں نے واضح کر دیا کہ مسلمان آسانی سے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

مغربی دنیا میں انٹیگریٹ ہو سکتے ہیں اور اسلام انسانی اقدار کو قائم کرتا ہے۔

میں نے انسانیت کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا ہے اور میں حیران ہوں کہ آپ لوگ کس حد تک آگے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ لوگ افریقہ میں تعلیم اور Health care غریب لوگوں تک پہنچا رہے ہیں اور بلاتمیز رنگ و نسل، مذہب و ملت انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں۔

☆Oumar Keita نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا خلیفۃ المسیح ایک غیر معمولی شخصیت ہیں۔ آپ امن پھیلا رہے ہیں اور آپ کا علم بھی بہت ہی وسیع ہے۔ میں آپ کو آپ کے امن کے پیغام کی وجہ سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ UNESCO ایک ایسی ideal جگہ ہے جہاں امن کی بات ہوسکتی ہے۔ آپ تو ایک ایسی شخصیت ہیں جو امن سے بھری پڑی ہے اور آج امتِ مسلمہ کو ایسے ہی لیڈر کی ضرورت ہے۔

آج میں ایک ایسے انسان کے قریب تھا جو امن اور انصاف کا آدمی ہے۔ یہی وہ انصاف ہے جس کی آج ضرورت ہے جہاں دہشت گردی نے ہر طرف امن برباد کیا ہوا ہے۔

......☆......☆......☆......

09 اکتوبر 2019ء (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 45 منٹ پر مسجد مبارک تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پیرس سے روانگی اور سٹراس برگ میں ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق جماعتی مرکز دارالسلام Saint Prix (پیرس) سے فرانس کے مشرقی حصہ میں واقع شہر Strasbourg کیلئے روانگی تھی۔ یہاں سے سٹراس برگ کا فاصلہ 513 کلومیٹر ہے۔

احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق 12 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب حاضرین کو السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔

بعد ازاں قافلہ سٹراسبرگ کیلئے روانہ ہوا۔ بہت لمبا سفر ہونے کی وجہ سے راستہ میں رک کر نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق 165 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد 2 بجکر 5 منٹ پر Chalons En Champgne ضلع کے علاقہ Reims میں واقع ہوٹل ''Les Crayeres'' آمد ہوئی۔ اس ہوٹل کے ایک ہال میں نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 بج کر 30 منٹ پر اس ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کے بعد قریباً 3 بجکر 55 منٹ پر آگے سفر پر روانگی ہوئی۔ اب یہاں سے سٹراس برگ کا فاصلہ 348 کلومیٹر تھا۔ آگے مسلسل سفر جاری رہا اور شام 7 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد مہدی سٹراس برگ میں ورود مسعود ہوا۔ مسجد مہدی اور جماعت کا یہ سینٹر سٹراسبرگ کے نواحی علاقہ Hurtigheim میں واقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے بڑے والہانہ اور پرجوش انداز میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ آج یہاں کے احباب کیلئے انتہائی خوشیوں، مسرتوں اور برکتوں والا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی باران کی سرزمین پر پڑے تھے۔ ہر ایک مرد، عورت، چھوٹا بڑا، نوجوان بوڑھا خوشی و مسرت سے معمور تھا یہ ایک ایسا دن تھا جو اس جماعت میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال اور حضور کو خوش آمدید کہنے کیلئے شہر کی کونسل کے نائب میئر Claude Grimm اور کیبنٹ کے ایک اور ممبر Suzy Piecko صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وہ ہفتہ والے دن کے پروگرام میں بھی آئیں گے۔ حضور انور نے ان کا یہاں آنے پر شکریہ ادا کیا۔

اسی طرح جھنڈا بردار ایسوسی ایشن کی صدر Denise Babylone بھی اپنی ایسوسی ایشن کے دو ایسے ریٹائرڈ فوجی افسران کے ساتھ حضور انور کے استقبال کیلئے موجود تھیں جنہوں نے الجزائر کی جنگ لڑی تھی۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ان کا تعلق کیرالہ انڈیا سے ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ 8 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مہدی تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ یہاں سٹراس برگ میں حضور انور کا قیام مسجد سے ملحقہ رہائشی حصہ میں تھا۔

سٹراسبرگ کا تعارف

سٹراسبرگ شہر سے ملحقہ علاقہ جہاں مسجد مہدی تعمیر ہوئی ہے۔ یہ ایک قصبہ ہے جسکا نام Hurtigheim ہے۔ یہ قصبہ صوبہ Grand Est کے ضلع Bas Rhin میں واقع ہے اور سٹراسبرگ شہر سے 13 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ صوبہ Grand Est کا پرانا نام Alsace ہے۔ اس علاقہ میں فرانسیسی زبان کے علاوہ لوکل زبان Alsacian بھی بولی جاتی ہے۔ اس علاقہ کا ایک مشہور دریا Rhin ہے جو فرانس اور جرمنی کی سرحد پر بہتا ہے۔

سٹراس برگ کے علاقہ میں سب سے پہلے احمدی مکرم مرید احمد صاحب 1981ء میں جرمنی سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ یہاں نماز کا اہتمام وقتاً فوقتاً مختلف گھروں میں ہوتا رہا۔ گزشتہ 20/25 سال سے جماعت اس علاقہ میں مسجد اور مشن ہاؤس کیلئے جگہ ڈھونڈ رہی تھی لیکن کامیابی نہ ہوتی تھی۔ کوئی نہ کوئی روک پڑ جاتی تھی اور بعض دفعہ کونسل اجازت نہیں دیتی تھی۔

سال 2010ء میں جب سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے فرانس کے ایک سفر کے دوران سٹراسبرگ تشریف لائے تو الجزائر کے ایک احمدی دوست عبدالحلیم کے گھر بھی گئے۔ انہوں نے اپنے گھر کی Basement میں نماز سینٹر بنایا ہوا تھا۔ حضور انور اس نماز سینٹر میں تشریف لے گئے۔ جائے نماز اور کتابیں پڑی ہوئی تھیں۔ حضور انور نے امیر صاحب فرانس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب یہاں مسجد بنے گی تب بھی اس کو نماز سینٹر بنائے رکھنا ہے۔

مسجد مہدی کی تعمیر اور تعارف

سٹراس برگ شہر کی دنیاوی اہمیت بھی ہے۔ یہاں یورپین پارلیمنٹ، یورپین کونسل، یورپین انسانی حقوق کی عدالت ہے۔ یورپ میں یہ شہر اپنا مقام رکھتا ہے۔ حضور انور نے یہ الفاظ فرمائے کہ یہاں ایک مسجد بنائیں تو اللہ تعالیٰ نے دو سال کے اندر اندر ایسے سامان پیدا کر دیے کہ سال 2012ء میں جماعت کو یہاں 2640 مربع میٹر پر مشتمل ایک ایسا قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی جس پر ایک بڑی عمارت پہلے سے بنی ہوئی تھی۔ یہ تین منزلہ عمارت 15 کمروں پر مشتمل ہے اور عمارت کے ساتھ ایک بڑا ہال بھی تھا۔ یہ جگہ 4 لاکھ 20 ہزار یورو میں خریدی گئی۔ جگہ خریدنے کے بعد کونسل میں کاغذات کی تیاری اور مختلف امور کی تکمیل اور پلاننگ اور نقشہ جات کی منظوری کیلئے کارروائی ہوتی رہی۔ بالآخر 6 جون 2016ء کو کونسل کی طرف سے مسجد بنانے کی اجازت مل گئی۔ اسی وقت حضور انور کی خدمت میں اطلاع دی گئی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''خدا تعالیٰ آپ کو ایک خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق دے۔''

چنانچہ اب جو مسجد تعمیر ہوئی ہے اس میں قانونی طور پر 250 افراد کیلئے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ ایک جماعتی دفتر اور ایک لجنہ کا دفتر بھی ہے۔ ایک لائبریری بھی ہے۔ ایک بڑا ملٹی پرپز ہال بھی ہے۔ جس کو مختلف پروگراموں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر اسے نماز کیلئے استعمال کیا جائے تو مزید 125 افراد آسکتے ہیں۔ اسی طرح پہلے والی عمارت کو جس میں 15 کمرے ہیں۔ اسکے ایک حصہ کو دوبارہ مرمت کر کے تیار کیا گیا ہے۔

مربی ہاؤس کے 4 کمرے، ایک ٹائلٹ اور ایک باتھ روم ہے۔ اسکے علاوہ ایک رہائشی اپارٹمنٹ ہے۔ جس میں پانچ کمرے (دو بیڈ روم) ایک دفتر، ایک سیٹنگ روم، کچن، ٹائلٹ، باتھ روم ہیں۔ اس کے علاوہ گراؤنڈ فلور پر 4 بیڈ رومز، ایک دفتر، باتھ روم اور ٹائلٹ بنائے گئے ہیں۔

مسجد میں 6 باتھ روم اور وضو کرنے کیلئے جگہیں بھی ہیں۔ چار کونوں والا ایک مینار مسجد کے دائیں حصہ میں بنایا گیا ہے۔ جس کی اونچائی آٹھ میٹر ہے اور اس پر ایک چھوٹا سا گنبد بھی رکھا گیا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں بڑی کثرت سے وقار عمل کیا گیا۔ آرکیٹکٹ نے ایک ملین یورو کا تخمینہ دیا تھا جبکہ وقار عمل کے ذریعہ بہت بچت ہوئی اور اس مسجد کی تعمیر 5 لاکھ 30 ہزار یورو میں مکمل ہوئی۔

اس مسجد کا قطعہ زمین ایک کونے کا پلاٹ ہے اور دو اطراف سڑکیں ہیں اور اردگرد کا علاقہ ایک کھلا علاقہ ہے اور کھیت ہیں۔ جس کے باعث مختلف اطراف سے آنے والوں کو اس مسجد کی عمارت دور سے نظر آتی ہے۔ یہ مسجد ان شاء اللہ العزیز اس علاقہ میں ہدایت کا روشن مینار ثابت ہوگی۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے اوصاف حمیدہ کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 ستمبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے یہ خطبہ کس موقع پر اور کہاں دیا؟

جواب حضور انور نے یہ خطبہ جمعہ مجلس انصار اللہ و لجنہ اماء اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر کنٹری مارکیٹ، بورڈن، ہمپشئر، یوکے میں دیا۔

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اراکین مجلس انصار اللہ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انصار اللہ کو اجتماع کے حوالے سے یہ بھی بتادوں کہ وہ صحابہ جن میں انصار بھی تھے اور مہاجر بھی تھے انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کیں اور نہ صرف قربانیوں کے بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے اور اخلاص و وفا کے عجیب نمونے دکھائے۔ آپ میں سے اکثر جو اس وقت یہاں موجود ہیں، جو انصار اللہ کی عمر کے ہیں، وہ انصار بھی ہیں اور مہاجر بھی ہیں۔ وہ اس لحاظ سے اپنے جائزے لیتے رہیں کہ ہمارے سامنے جو نمونے پیش کیے گئے تھے ان پر ہم کس حد تک چلنے والے اور عمل کرنے والے ہیں۔

سوال حضور انور نے حضرت نُعَیمان بن عمروؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت نُعَیمان بن عَمروؓ کے والد کا نام عَمرو بن رِفاعہ اور والدہ کا نام فاطمہ بنتِ عمرو تھا۔ ان کی اولاد میں محمد، عامر، سَبْرَة، لُبابہ، کَبْشَہ، مریم اور اُمِّ حَبِیب، اَمَةُ اللّٰہ اور حَکِیمہ کا ذکر ملتا ہے۔ ابنِ اسحاق کے نزدیک حضرت نُعَیمان بیعت عقبہ ثانیہ میں ستر انصار کے ہمراہ شامل ہوئے تھے۔ حضرت نعمان غزوۂ بدر، احد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہم راہ شریک رہے۔ آپ کی وفات حضرت امیر معاویہؓ کے دورِ حکومت میں 60 ہجری میں ہوئی۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نعیمان کے حق میں کیا گواہی دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُعَیمان کے لیے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نعیمانؓ پر آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفقت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرتؐ کے پاس ایک بدّو آیا اور اپنے اونٹ کو مسجد کے صحن میں بٹھا دیا۔ بعض صحابہ نے حضرت نعیمانؓ سے کہا کہ اگر تم اس اونٹ کو ذبح کر دو تو ہم اسے کھائیں۔ رسول اللہؐ کے پاس جب شکایت ہو گی تو آپؐ اس کا تاوان ادا کر دیں گے۔ حضرت نعیمانؓ نے ان کی باتوں میں آ کے اونٹ ذبح کر دیا۔ جب بدو باہر نکلا تو شور مچانے لگا کہ اے محمدؐ! میرا اونٹ ذبح ہو گیا ہے۔ نبی کریمؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا نعیمان نے۔ نبی کریمؐ ان کی تلاش میں نکلے اور انہیں حضرت ضُبَاعَہ بنتِ زُبیر بن عبد المطلبؓ کے ہاں چھپا ہوا پایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ حرکت تم نے کیوں کی ہے؟ نعیمان نے عرض کیا کہ مجھے لوگوں نے اس پہ اکسایا تھا کہ رسول اللہؐ اس کا تاوان دے دیں گے۔ رسول اللہؐ یہ سن کے مسکرانے لگے اور آپؐ نے اس بدو کو اس اونٹ کی قیمت ادا کر دی۔

سوال حضور انور نے حضرت نعیمانؓ کی آنحضور صلی اللہ سے محبت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مدینے میں جب بھی کوئی پھیری والا داخل ہوتا تو حضرت نعیمانؓ اس سے رسول اللہؐ کے لیے کوئی چیز خرید لیتے اور آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتے کہ یہ میری طرف سے تحفہ ہے۔ جب اس چیز کا مالک حضرت نعیمانؓ سے اس کی قیمت لینے کے لیے آتا تو وہ اسے نبی کریمؐ کے پاس لے آتے اور عرض کرتے کہ اسے اسکے مال کی قیمت ادا کر دیں۔ اس پر آپؐ فرماتے کہ کیا تم نے یہ چیز مجھے بطور تحفہ نہیں دی تھی تو وہ کہتے یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میرے پاس اس چیز کی ادائیگی کیلئے کوئی رقم نہیں تھی تاہم میرا شوق تھا کہ اگر وہ کھانے کی چیز ہے تو آپؐ اسے کھائیں۔ رکھنے کی چیز ہے تو آپؐ اسے رکھیں۔ اس پر آپؐ مسکرانے لگتے اور اس چیز کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرنے کا حکم فرماتے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خُبَیب بن اِساف ؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خُبَیب بن اِسَافؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنو جُشَم سے تھا۔ حضرت خُبَیبؓ کی والدہ کا نام سلمٰی بنتِ مسعود تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت خُبیبؓ نے ان کی بیوہ حَبِیبہ بنتِ خارجہ سے شادی کی تھی۔

سوال حضور انور نے حضرت خبیبؓ کے قبول اسلام کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مدینے میں حَبِیب بن یَسَافؓ نامی ایک طاقت ور اور بہادر شخص تھا۔ یہ شخص قبیلہ خزرج کا تھا۔ یہ بھی اپنی قوم خزرج کے ساتھ جنگ جیتنے کی صورت میں مالِ غنیمت ملنے کی امید میں جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ مسلمان اس کے ساتھ نکلنے پر بہت خوش ہوئے مگر رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ صرف وہی جنگ میں جائے گا جو ہمارے دین پر ہے۔ خُبیب کو آنحضرتؐ نے دو مرتبہ واپس لوٹا دیا تھا۔ تیسری مرتبہ آپؐ نے اس سے فرمایا کیا تُو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے؟ اس نے کہا ہاں اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر اس نے نہایت بہادری کے ساتھ زبردست جنگ کی۔

سوال جنگ بدر میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے مکہ کے کس سردار کو قتل کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بدر میں حضرت خُبیب بن اِسافؓ نے قریشِ مکہ کے سردار اُمَیّہ بن خلف کو قتل کیا تھا۔ حضرت خبیب کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی بیٹی سے شادی کر لی تو وہ کہا کرتی تھی کہ تم اس آدمی کو بھلا نہ سکو گے جس نے تمہیں یہ زخم لگایا ہے۔ اس پر میں کہتا تھا کہ تم بھی اس آدمی کو بھلا نہ پاؤ گی جس نے تمہارے باپ کو جلد آگ میں پہنچایا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیہ بن خلف کے قتل کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ میدانِ بدر میں مجھے اُمَیّہ بن خلف ملا۔ وہ جاہلیت کے زمانے میں میرا دوست تھا۔ امیہ کے ساتھ اس کا بیٹا علی بھی تھا۔ امیہ نے کہا کہ اگر تم پر میرا کوئی حق ہے تو میں تمہارے لیے ان زرہوں سے بہتر ہوں جو تیرے پاس ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں میں نے زرہیں نیچے رکھ کر امیہ اور اس کے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اچانک حضرت بلالؓ نے امیہ کو میرے ساتھ دیکھ لیا اور زور سے چلائے کہ کافروں کا سردار اُمَیّہ بن خلف یہاں ہے۔ اگر یہ بچ گیا تو سمجھو مَیں نہیں بچا۔ یہ سن کر انصاری دوڑ پڑے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ پھر حضرت بلالؓ نے تلوار سونت کر اُمَیّہ کے بیٹے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں وہ نیچے گر گیا۔ اس کے بعد انصاریوں نے ان دونوں کو تلواروں کے وار سے کاٹ ڈالا۔

سوال ایک جنگ میں حضرت خبیبؓ کا گہرا زخم کس طرح معجزانہ طور پر ٹھیک ہو گیا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت خُبیبؓ نے بیان کیا کہ ایک جنگ کے موقع پر میرے کندھے پر ایک بہت گہرا زخم لگا جو میرے پیٹ تک پہنچ گیا اور اس کے نتیجے میں میرا ہاتھ لٹک گیا۔ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اپنا لعابِ مبارک لگایا اور اسے ساتھ جوڑ دیا جس کے نتیجے میں وہ بالکل صحیح ہو گیا اور میرا زخم بھی ٹھیک ہو گیا۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن افراد جماعت کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پہلا ذکر محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد سرور صاحب ربوہ کا ہے جو 24/ اگست کو 74/ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ دوسرا جنازہ ہے محترم محمد شمشیر خان صاحب جو ناندی فجی کے صدر جماعت تھے۔ ان کی 5/ ستمبر کو وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ تیسرا جنازہ ہے مکرمہ فاطمہ محمد مصطفیٰ صاحبہ کردستان حال ناروے کا۔ 13/ جون کو 88/ سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ حضور انور نے تمام مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ بھی پڑھائی۔

......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم کے اوصاف حمیدہ کا دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20 ستمبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت یزید بن رُقَیشؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت یزید بن رُقَیشؓ کا تعلق قبیلہ قریش کے خاندان بنو اسد بن خزیمہ سے تھا۔ آپ بنو عبد شمس کے حلیف تھے۔ آپ کے والد کا نام رُقَیش بن رئاب تھا اور ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ حضرت یزیدؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت تمام دیگر غزوات میں رسول اللہؐ کے ہم راہ شریک ہوئے۔ حضرت یزیدؓ جنگِ یمامہ کے روز 12 ہجری میں شہید ہوئے تھے۔

سوال جنگ یمامہ کب اور کہاں لڑی گئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگِ یمامہ حضرت ابوبکرؓ کے دورِ خلافت میں 11 ہجری میں مسیلمہ کذّاب کے خلاف یمامہ کے مقام پر لڑی گئی تھی۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہؓ کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا۔ اس جنگ میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تیرہ ہزار تھی جبکہ مسیلمہ کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔

سوال حضور انور نے جنگ یمامہ کی کیا وجہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ نے ایک شخص نَہَارُ الرِّجَال بِنۡ عُنۡفُوَہ کو قرآن کریم اور دین کے مسائل سکھا کر اہل یمامہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ مسیلمہ کذّاب کے دعویٰ نبوت کی تردید کرے۔ وہاں جا کر یہ شخص مرتد ہو گیا اور یہ شہادت دی کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ مسیلمہ کو میرے ساتھ نبوت میں نعوذ باللہ شریک کر دیا گیا ہے۔ مسیلمہ کے قبیلہ بنو حَنیفہ پر اس شخص کے ارتداد کا بہت اثر پڑا۔ اس کی گواہی کو سب نے تسلیم کیا اور نتیجۃً مسیلمہ کی اطاعت کر لی اور اس سے کہا کہ تم نبیؐ کو خط لکھو۔ اگر وہ تمہاری بات نہ مانیں تو ہم اسکے مقابلے میں تمہاری مدد کریں گے۔ ان کی طرف سے یہ بغاوت کا اعلان ہی دراصل جنگ کی اصل وجہ تھی۔

سوال قرآن مجید کی تدوین کا کام کس نے اور کب کروایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ یمامہ میں صحابہ کرامؓ کی بکثرت شہادتوں کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے تدوینِ قرآن کا حکم دیا تا کہ کہیں قرآن کریم ضائع نہ ہو جائے۔

سوال حضور انور نے حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مَخۡرَمہ کا تعلق قبیلہ بنو عامر بن لُؤَیّ سے تھا۔ یہ ابتدائی اسلام لانے والے صحابہ میں سے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مَخۡرَمہؓ کو دو ہجرتیں کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، ایک حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ کی طرف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی مؤاخات حضرت فروہ بن عَمرو انصاریؓ سے کروائی۔ آپ غزوۂ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپ تیس سال کی عمر میں جنگ بدر میں شامل ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت میں جنگِ یمامہ میں اکتالیس سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

(سوال) حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ شہادت کے متعلق کیا دعا کیا کرتے تھے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن مُخَرمہؓ کا جذبہ شہادت انتہائی حد تک بڑھا ہوا تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتے تھے کہ مجھے اس وقت تک وفات نہ دینا جب تک میں اپنے جسم کے ہر جوڑ پر خدا کی راہ میں لگا زخم نہ دیکھ لوں۔ چنانچہ جنگِ یمامہ کے روز ان کے جوڑوں پر زخم پہنچے جن کی وجہ سے یہ شہید ہوگئے۔

(سوال) حضور انور نے حضرت عبداللہ بن مخرمہؓ کی شہادت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ یمامہ کے سال میں، حضرت عبداللہ بن مُخَرمہؓ اور حضرت سالمؓ ایک ساتھ تھے۔ ہم تینوں باری باری بکریاں چرایا کرتے تھے۔ لڑائی شروع ہوئی۔ میں بکریاں چرا کر آیا تو میں نے حضرت عبداللہ بن مُخَرمہؓ کو میدانِ جنگ میں زخمی حالت میں پایا تو میں ان کے پاس ٹھہر گیا۔ انہوں نے کہا اے عبداللہ بن عمرؓ! کیا روزہ دار نے افطاری کر لی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ اس ڈھال میں کچھ پانی دے دو کہ میں اس سے افطار کرلوں۔ وہ روزے کی حالت میں تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں پانی لینے گیا۔ واپس آیا تو وہ وفات پا چکے تھے۔

(سوال) حضور انور نے حضرت عمرو بن معبدؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت عَمرو بن مَعْبَدؓ کے والد کا نام مَعْبَد بن اَزْعر تھا۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس کی شاخ بنوضُبَیْعہ سے تھا۔ حضرت عَمرو بن مَعْبَدؓ غزوۂ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ غزوۂ حنین کے روز ان سو بہادری کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے صحابہ میں سے تھے جن کے رزق کا کفیل اللہ تعالیٰ ہوگیا تھا۔

(سوال) حضور انور نے حضرت نعمان بن مالکؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت نعمان بن مالکؓ کا نام نعمان بن قَوقَل بھی بیان کیا جاتا ہے۔ حضرت نعمانؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوغَنْم سے تھا۔ حضرت نعمان بن مالکؓ غزوۂ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ حضرت نعمان بن مالکؓ حضرت مُجَذَّر بن ذیاد اور حضرت عبادہ بن حَسْحاس کو غزوۂ احد کے موقع پر ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا تھا۔

(سوال) حضرت نعیمان بن قوقلؓ نے آنحضرت ﷺ سے جنت میں داخل ہونے کے متعلق کیا سوال کیا تھا؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت نعمان بن قوقلؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر میں فرض نمازیں ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور حرام چیزوں کو حرام قرار دوں اور حلال چیزوں کو حلال قرار دوں اور اس پر کچھ بھی زیادہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! مَیں اس پر کچھ بھی زیادہ نہ کروں گا۔

(سوال) حضور انور نے حضرت خبیب بن عدی انصاریؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت خُبَیْب بن عدی انصاریؓ قبیلہ اوس کے خاندان **بنو جَحْجَبٰی بن عوف** سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ چار ہجری میں واقعۂ رجیع میں شامل تھے۔ حضرت خُبَیْب بن عدیؓ اور حضرت زید بن دَثِنَہؓ کو مشرکین نے قید کر لیا اور انہیں مکہ ساتھ لے گئے جہاں ان دونوں صحابہ کو فروخت کر دیا گیا۔ حارث بن عامر کے بیٹوں نے حضرت خُبَیْبؓ کو خریدا تا کہ وہ اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لے سکیں جسے بدر کے روز خُبَیْبؓ نے قتل کیا تھا۔

(سوال) واقعہ رجیع میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم بن ثابتؓ کی نعش کی کس طرح حفاظت فرمائی؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: جب کفارِ قریش کو بعض لوگوں نے بتایا کہ عاصمؓ قتل کیے گئے ہیں تو انہوں نے عاصمؓ کی طرف کچھ آدمیوں کو بھیجا کہ انکی لاش میں سے ایسا حصہ لائیں کہ جس سے وہ پہچانے جائیں۔ تو عاصمؓ کی لاش پر بھڑوں کا ایک جھنڈ بھیجا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کیا جو سائبان کی طرح اس کے اوپر چھایا رہا اور ان کی لاش کو کفار کے بھیجے ہوئے آدمی کچھ نقصان نہ پہنچا سکے۔

(سوال) حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو جب قتل کیا جانے لگا تو انہوں نے کیا دعا کی؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: حضرت خُبَیْبؓ نے بوقت شہادت یہ دعا مانگی کہ اے اللہ! میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ تیرے رسولؐ تک سلام پہنچا سکوں پس تو خود میری طرف سے آپؐ کو سلام پہنچا دے۔ آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! ان کی گنتی کو شمار کر رکھ اور ان کو چن چن کر قتل کر۔ ایک مشرک نے جب یہ دعا سنی کہ تو وہ خوف سے زمین پر لیٹ گیا۔ ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ سوائے اس شخص کے جو زمین پر لیٹ گیا تھا قتل میں شریک تمام لوگ زندہ نہ رہے۔

(سوال) حضور انور نے شعبہ تاریخ احمدیت کی ویب سائٹ کے اجرا کے متعلق کیا کوائف بیان فرمائے؟

(جواب) حضور انور نے فرمایا: شعبہ تاریخ احمدیت نے اپنی سائٹ شروع کی ہے۔ اردو اور انگریزی زبانوں پر مشتمل ہے جس میں تاریخ احمدیت اور سیرت و سوانح سے متعلق طبع شدہ مواد دیا جا رہا ہے۔ اس ویب سائٹ میں جماعت احمدیہ کے ابتدا سے اب تک کے اہم تاریخی واقعات پر مشتمل timeline بھی دی جا رہی ہے۔

......☆......☆......☆......

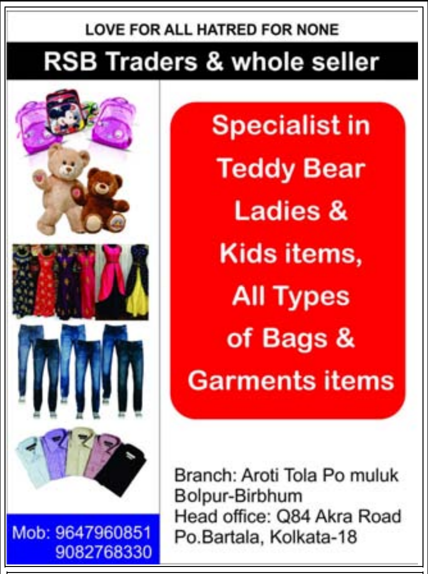

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

اعلان نکاح

● مورخہ 13 ر اکتوبر 2019 کو مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی قادیان نے خاکسار کے فرزند مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن QH کا نکاح مکرمہ ڈاکٹر مدیحہ تسلیم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر تسلیم احمد شمس گنائی صاحب کے ساتھ بمقام جموں پڑھایا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت اور کامیاب ہونے کے لیے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی عبد الحکیم، نمائندہ اخبار بدر بنگلور انڈیا)

● مکرم بشیر احمد نائک صاحب آف جماعت احمدیہ محمود آباد، آسنور (کشمیر) کی بیٹی عزیزہ حنیفہ بشیر صاحبہ کا نکاح مکرم محمد الیاس ریشی صاحب ولد مکرم محمد یوسف ریشی صاحب مرحوم ساکن محمود آباد، آسنور کے ساتھ مورخہ یکم نومبر 2019 کو مکرم ایاز رشید صاحب مبلغ سلسلہ نے مبلغ-/2,04,000 روپے حق مہر پر پڑھایا۔ دونوں خاندانوں کیلئے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(طارق بشارت نائک، صدر جماعت احمدیہ محمود آباد، آسنور، صوبہ کشمیر)

● مکرم فرمان اللہ خان صاحب شہید مرحوم کے بیٹے عزیز پرنس رضوان آف جماعت احمدیہ چک ڈیسنڈ (صوبہ کشمیر) کا نکاح عزیزہ نکہت جان صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم خان صاحب ساکن بونی گام سے مورخہ 29 ر نومبر 2019 کو مکرم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ نے -/1,00,000 روپے حق مہر پر پڑھایا۔ رشتہ کے دونوں خاندان کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔ (راجہ جمیل احمد، انسپکٹر بدر)

اعلانات دعا

● مکرم الطاف احمد خان صاحب جماعت احمدیہ اندورہ (کشمیر) کے فرزند مکرم کلیم الطاف خان صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی ملازمت ملی ہے، مکرم الطاف احمد خان صاحب اپنے بیٹے کی ملازمت کے بابرکت ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● مکرم سجاد احمد خان صاحب جماعت احمدیہ اندورہ (کشمیر) کے فرزند مکرم باسط سجاد خان صاحب فیروز پور میں B.Sc Nursing میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کی بیٹی NEET ٹیسٹ کی تیاری کر رہی ہے۔ موصوف اپنے بچوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

مکرم مبارک شکیل گنائی صاحب جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) بہتر روزگار ملنے اور اپنی ہمشیرہ جو کہ NEET ٹیسٹ کی تیاری کر رہی ہیں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

● مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد گنائی صاحب جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) اپنے خاوند کی شفائے کاملہ اور اپنے بچوں و پوتے پوتیوں اور نواسوں کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی اور صحت و سلامتی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

● اہلیہ مکرم ماسٹر عبد الرحمن صاحب ایتو مرحوم جماعت احمدیہ رشی نگر (کشمیر) اپنے خاوند کی مغفرت اور بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (راجہ جمیل احمد، انسپکٹر ہفت روزہ اخبار بدر)

● خاکسار کے والد محترم محمد شریف بھٹی صاحب صدر جماعت کالابن راجوری صوبہ جموں و کشمیر، خاکسار کی والدہ محترمہ کی وفات کے بعد ایک سال سے بہت بیمار ہیں۔ گردوں میں تکلیف ہے۔ بی پی ہائی رہتا ہے نیز پیشاب کے راستے میں غدود کے باعث بہت تکلیف رہتی ہے۔ ان کی کامل صحت یابی، درازی عمر اور تمام گھریلو پریشانیوں و مشکلات کے ازالہ نیز خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ راشدہ بیگم صاحب کے بہتر و مناسب رشتہ ملنے کے لیے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (محمد شکیل بھٹی سابق خادم سلسلہ)

دعائے مغفرت

● خاکسار کی والدہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمن صاحب مرحوم کی وفات مورخہ 24 ر دسمبر 2019ء کو 82 سال کی عمر میں کرڈاپلی (اڈیشہ) میں ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو ایک طویل عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی و بحیثیت زونل صدر لجنہ اماء اللہ صوبہ اڈیشہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ والدہ مرحومہ کی مغفرت و جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل ہونے کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست ہے۔

(عبد المالک، امیر جماعت احمدیہ کرڈاپلی، صوبہ اڈیشہ)

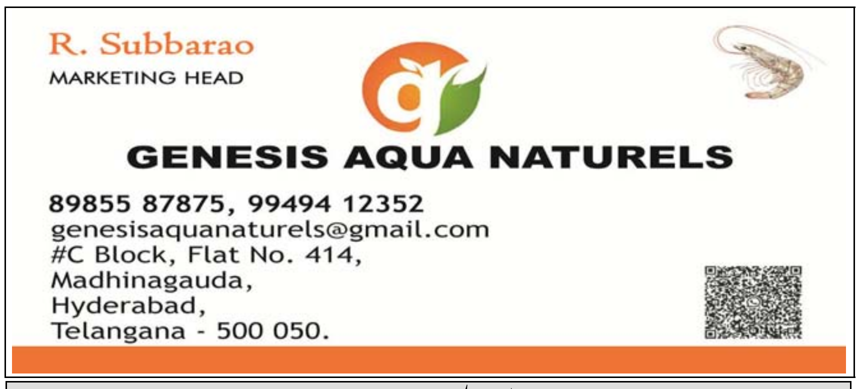

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 ستمبر 2019ء بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبد السلام ظافر صاحب (سابق ٹیچر احمدیہ اسکول سیرالیون و سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے، حال برمنگھم، یو.کے)

15 ستمبر 2019ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں فضل محمد صاحب) ہرسیاں والے (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم عبد الرحیم صاحب درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔ اپنے واقف زندگی شوہر کے ساتھ سیرالیون میں تنگ اور مشکل حالات میں بہت ساتھ دیا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت میں ہر طرح سے مدد کرتی تھیں۔ صوم و صلوۃ کی پابند، خلافت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق رکھنے والی نیک مخلص، بہت دعا گو اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبد الباسط شاہد صاحب (سابق مبلغ سلسلہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم عمران قمر صاحب (کینیڈا)

15 اگست 2019ء کو CN Rail میں کام کرتے ہوئے ایک حادثہ کی وجہ سے 27 سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت ہمدرد، غریبوں کی مدد کرنے والے، بہت سی خوبیوں کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ تبلیغ بھی کرتے رہتے تھے۔ آپ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مرحوم کے ملازم مکرم خوشی محمد صاحب کے نواسے تھے۔

(2) مکرم مرزا محمد ارشد صاحب ابن مکرم مرزا خلیل احمد صاحب (امارت کریم نگر فیصل آباد)

30 جون 2019ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کو 22 سال تک اپنی جماعت کی بطور صدر خدمت کی توفیق ملی۔ مسجد کی تیاری میں اپنی طرف سے بہت سا مالی حصہ ڈالا۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، مہمان نواز، ہر فرد سے پیار و محبت اور شفقت سے پیش آنے والے انتہائی مخلص انسان تھے۔ واقفین زندگی اور مرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرتے تھے۔ خطبات پابندی اور توجہ سے خود بھی سنتے اور گھر والوں کو بھی اس کی نصیحت کرتے تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ مکرم مرزا فاروق احمد صاحب (مربی سلسلہ) کے والد تھے۔

(3) مکرمہ ناصیہ پروین صاحبہ
اہلیہ مکرم نیر الاسلام صاحب (احمد نگر)

30 اپریل 2019ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کو بطور سیکرٹری مال اور صدر لجنہ اماء اللہ احمد نگر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نہایت مخلص، بنی نوع انسان کی ہمدرد اور خلافت کی اطاعت گزار خاتون تھیں۔ آپ مکرم عطاء المظفر صاحب (کارکن وکالت مال ثانی ربوہ) کی ساس تھیں۔

(4) مکرم عطاء اللہ بٹ صاحب ابن مکرم منظور احمد بٹ صاحب (دار الرحمت شرقی راجیکی، ربوہ)

27 جون 2019ء کو 66 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم طاہر کبڈی کلب کے کپتان رہے۔ ان کی خاص صفات میں پردہ پوشی سے غریب، مستحق اور سفید پوش افراد کی مالی اعانت کرنا، ماہانہ راشن دینا، عیدین وغیرہ پر کپڑے، جوتے وغیرہ لے کر دینا، نیز کسی بھی مشکل وقت میں غیر معمولی مدد کرنا شامل تھا۔ مالی لین دین میں بھی ان کا کردار مثالی تھا۔

(5) مکرمہ سحر منیر صاحبہ (کوٹ لکھپت لاہور)

یکم جون 2019ء کو 26 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ اپنے حلقہ ماڈل ٹاؤن میں سیکرٹری مال کے طور پر کام کر رہی تھیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک اطاعت گزار خاتون تھیں۔ اعلیٰ کارکردگی پر اکثر علم انعامی لیا کرتی تھیں۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ خود اعتمادی اور ذہانت میں اپنی مثال آپ تھیں۔ نامساعد حالات میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جاب کی اور والدین کا ایک مضبوط سہارا بنیں۔

(6) مکرمہ Faosat I. Sanni صاحبہ (صدر لجنہ PAAMA، یو.کے)

30 مارچ 2019ء کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت نیک، جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والی، چندہ جات اور مالی قربانی میں حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کی اچھی تربیت کی۔ غرباء کی مدد کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 7 بچے اور 18 پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

(7) مکرم ڈاکٹر محمد سلیم صاحب (محلہ الطاف پارک، امارت دہلی گیٹ، لاہور)

26 اگست 2019ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے بیس سال کی عمر میں خلافت ثانیہ کے دور میں اپنے گاؤں ڈگری گھمناں سیالکوٹ سے پیدل قادیان جاکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اپنے حلقہ الطاف پارک میں دس سال محاسب اور اٹھارہ سال سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نہایت دھیما مزاج رکھنے والے، دردمند اور دوسروں کا احساس کرنے والے ایک مخلص انسان تھے۔ خود بھی خلافت کی محبت سے سرشار تھے اور ہمیشہ خاندان والوں کو بھی خلافت سے پختہ وابستگی کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ساری عمر مستحق اور نادار مریضوں کا مفت علاج کیا۔ اپنی ملازمت کے دوران ایمانداری کی مثال قائم کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد نعیم اظہر صاحب (مبلغ سلسلہ فری ٹاؤن سیرالیون) کے والد تھے۔

(8) مکرمہ ساجدہ باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب مہار (کارکن دفتر امور عامہ کینیڈا)

28 جون 2019ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ سابق امیر جماعت داتا زیدکا کی سب سے چھوٹی بیٹی، محترم چوہدری ناصر احمد باجوہ صاحب سابق امیر جماعت داتا زیدکا کی ہمشیرہ اور مکرم چوہدری غلام اللہ مہار صاحب امیر جماعت پولا مہاراں کی بہو تھیں۔ آپ کے دادا محترم چوہدری عبد اللہ خان باجوہ صاحب، حضرت چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحبؓ کے ماموں تھے۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، مالی قربانی میں باقاعدہ، ہمدرد، خیر خواہ، صابرہ وشاکرہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ حضور انور کے خطبات اور خطابات بڑی باقاعدگی سے براہ راست سنتیں۔ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص اور عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم عارف احمد داؤد صاحب (مربی سلسلہ کینیڈا) کی والدہ تھیں۔

(9) مکرم عبد القدیر خان صاحب
ابن مکرم عبد الرحیم خان صاحب (پشاور)

9 جولائی 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی فضل دین صاحب خوشابی کے ذریعہ ہوا۔ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور میں سیکرٹری مال کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہر تحریک پر لبیک کہنے کے لئے ہمیشہ پہل کرتے تھے۔ گھر کا ملحقہ پلاٹ جماعت کو عطیہ کے طور پر پیش کیا اور مخالفت کے باوجود بہادری اور ہمت کے ساتھ اس پر مسجد تعمیر کروائی۔ آپ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ) کے ماموں، مکرم عبد الستار خان صاحب (مبلغ کولمبیا) کے بہنوئی اور مکرم عبد السمیع خان صاحب (سابق ایڈیٹر الفضل و استاد جامعہ احمدیہ غانا) کے ماموں تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 مارچ 2017ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ ثمرہ مبشر کا ہے جو مبشر احمد شاہد صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ندیم احمد خان کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے جو اس سال جامعہ احمدیہ سے فارغ ہوئے ہیں اور یہ وسیم احمد خان صاحب کے بیٹے ہیں۔ دلہن کے وکیل وسیم احمد شاہد صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر دلہے کے متعلق فرمایا:

یہ ہمارے مربی بھی ہیں۔ اس سال فارغ ہوئے ہیں اور ان کے بھائی احسان احمد خان لاہور کے شہداء میں شامل تھے۔ وہاں شہید ہوئے تھے۔ اسی طرح یہ صحابی کے خاندان میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کی نسلوں کو بھی اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ رجاء احسان (واقفۂ نو) کا ہے جو احسان اللہ صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم صباحت علی کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے جو جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طالب علم ہیں اور چوہدری لیاقت علی راجپوت صاحب کے بیٹے ہیں۔ دلہن کے وکیل رفیق احمد جاوید صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ماریہ حفیظ (واقفۂ نو) کا ہے جو مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب (کارکن دفتر امیر صاحب یوکے) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم فرخ افتخار (واقف نو) ابن مکرم افتخار احمد کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کروائی۔ جس کے بعد ان نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارک باد لیتے ہوئے حضور سے مصافحہ کی سعادت بھی حاصل کی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ، دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28 جنوری 2020)

......☆......☆......☆......

ملکی رپورٹیں

قادیان دارالامان میں
تاریخی مساجد مسجد رحمٰن و مسجد سبحان کا افتتاح

● قادیان دارالامان میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مساجد کی تعداد میں لگاتار اضافہ ہو رہا ہے۔ مورخہ 2/ نومبر 2019 کو محلہ دارالبرکات میں مسجد سبحان کی تعمیر نو کے موقع پر افتتاحی تقریب عمل میں آئی جس میں محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ برائے بھارت، نیپال، بھوٹان نے دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان، محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اعلیٰ جنوبی ہند اور تینوں انجمنوں کے ناظران وکلاء اور ناظمین نیز افسران صیغہ جات بھی موجود تھے۔ افتتاح کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔

مسجد سبحان ایک تاریخی مسجد ہے جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مورخہ 18 فروری 1935 کو دعاؤں کے ساتھ اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اس مسجد کیلئے ایک کنال زمین خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بطور ہدیہ پیش کی تھی۔ پارٹیشن کے بعد یہ مسجد بند کر دی گئی تھی۔ جب 2003 میں اس مسجد کے ارد گرد احمدی آبادی کا اضافہ ہوا تو اسے نمازیوں کیلئے دوبارہ کھول دیا گیا۔ محلہ دارالبرکات میں ہونے کی وجہ سے یہ ''مسجد دارالبرکات'' کہلاتی رہی۔ سن 2016 میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام ''مسجد سبحان'' منظور فرمایا۔ اس مسجد کی خستہ حالی کے پیش نظر سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق اس مسجد کو اسکی اصل بنیادوں پر دوبارہ بنایا گیا ہے تاکہ اسکی تاریخی اہمیت برقرار رہے۔

● اگلے روز مورخہ 3 نومبر 2019 کو قادیان دارالامان کے محلہ دارالرحمت میں ''مسجد رحمٰن'' کی تعمیر نو کے موقع پر افتتاحی تقریب عمل میں آئی جس میں محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ برائے بھارت نیپال، بھوٹان نے دعا کے ساتھ مسجد کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان، محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اعلیٰ جنوبی ہند اور تینوں انجمنوں کے ناظران وکلاء اور ناظمین نیز افسران صیغہ جات بھی موجود تھے۔ افتتاح کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی۔

مسجد ''رحمٰن'' بھی ایک تاریخی مسجد ہے جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مورخہ 2/ اپریل 1927 کو اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اس مسجد کے لیے بھی کم وبیش ایک کنال زمین خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بطور ہدیہ پیش کی تھی۔ پارٹیشن کے بعد یہ مسجد بند کر دی گئی تھی۔ جب 2004 میں اس مسجد کے ارد گرد احمدی آبادی کا اضافہ ہوا تو اسے نمازیوں کے لیے دوبارہ کھول دیا گیا۔ محلہ دارالرحمت میں ہونے کی وجہ سے یہ مسجد دارالرحمت کہلاتی رہی۔ سن 2016 میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام مسجد رحمٰن منظور فرمایا۔ اس مسجد کی خستہ حالی کے پیش نظر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اس مسجد کو اس کی اصل بنیادوں پر دوبارہ بنایا گیا ہے تاکہ اس کی تاریخی اہمیت برقرار رہے۔ اللہ تعالیٰ مساجد کی تعمیر کو بہت مبارک فرمائے۔ آمین۔

(کے طارق احمد، انچارج شعبہ پریس اینڈ میڈیا بھارت)

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں احمدیہ مسلم لائبریری کا قیام

جماعت احمدیہ بھدرواہ میں ماہ اکتوبر میں احمدیہ مسلم لائبریری کا قیام عمل میں آیا۔ اس سلسلہ میں مورخہ 28/ اکتوبر 2019 کو خاکسار کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم الطاف حسین نائیک صاحب مربی سلسلہ بھدرواہ نے کی۔ نظم کے بعد مکرم مبشر احمد منڈاشی صاحب سیکرٹری اشاعت نے علم کی افادیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام کے فرمودات پڑھ کر سنائے۔ بعدہ خاکسار نے لائبریری کی اہمیت کے متعلق افراد جماعت کو بتایا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالحفیظ فانی، صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

جماعت احمدیہ احمد آباد میں تربیتی جلسہ کا انعقاد

جماعت احمدیہ احمد آباد صوبہ گجرات میں مورخہ 8/ اکتوبر 2019 کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم آصف احمد منصوری صاحب امیر ضلع احمد آباد ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم مکرم افروز احمد صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقف عارضی نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ ہالینڈ کے اختتامی خطاب کا خلاصہ بیان کیا۔ بعد ازاں مکرم ہارون خان صاحب معلم سلسلہ نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ فرانس کے مستورات سے خطاب کا خلاصہ بیان کیا۔ آخر پر مکرم سید نعیم احمد صاحب نے کتاب ''ہمارا خدا'' کا خلاصہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید عبدالہادی کاشف، مربی سلسلہ احمد آباد)

CORONA VIRUS سے پھیلنے والے وبائی مرض کیلئے ہومیوپیتھی نسخہ

دنیا میں CoronaVirus کے تیزی سے پھیلتے ہوئے وبائی مرض کیلئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مندرجہ ذیل دواؤں کو استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے:

حفظ ماتقدم کیلئے

(1) حفظ ماتقدم دواؤں کو دو ہفتہ تک باقاعدہ استعمال کرکے اس کے بعد ایک ہفتہ چھوڑ کر ایک ہفتہ استعمال کریں اور 6 ہفتہ تک اسی ترتیب سے دہرائیں۔ 5 سال سے کم عمر بچوں کو صرف ہفتہ میں ایک بار دیں

Aconite-200	Arsenic Alb-200	Gelsemium-200

(2) 5 سے 15 سال تک کے بچوں اور حاملہ خواتین کیلئے:

(i)	Aconite-200	Arsenic Alb-200	Gelsemium-200
(ii)	Chelidonium Maj-1x		

یہ دونوں دوائیں (i) اور (ii) تین دن کے وقفہ سے باری باری (مثلاً سوموار و جمعرات کو) ایک ایک خوراک لیں دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر

(3) ان کے علاوہ باقی لوگوں کیلئے:

Aconite-200	Arsenic Alb-200	Gelsemium-200

ہفتہ میں دو بار (تین دن کے وقفہ سے) ایک ایک خوراک اور Chelidonium Maj-1x دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر ہفتہ میں تین بار (دو دن کے وقفہ سے) ایک ایک خوراک

بیماری کی صورت میں

(i)	Influenzinum-200	Bacillinum-200	Diphtherinum-200

ایک ہفتہ صبح شام، اس کے بعد ہفتہ میں دو بار (تین دن کے وقفہ سے)

(ii)	Arnica-30	Baptisea-30	Arsenic Alb-30
	Hepar Sulph-30	Nat. Sulph-30	

دن میں دو سے تین بار

(iii)	Chelidonium Maj-1x

دس قطرے چند گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں دو بار کھانے کے بعد

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیح وقت اب دنیا میں آیا   خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا   صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

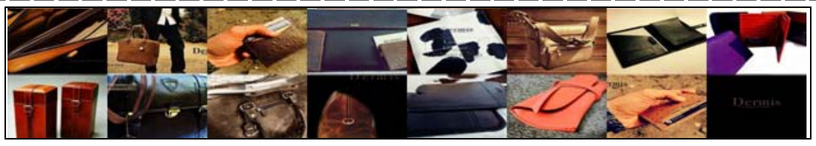

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER
PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

وصــــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9911: مَیں (ٹی.کیساون) تنویر ولد مکرم Darmapitchani صاحب ،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1997 ،ساکن Vadakku Keela 226/1A ڈاکخانہ ٹوٹیکورین ضلع تیرونل ویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9ردسمبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔مکان مالیت 18 لاکھ روپئے، پلاٹ 3 سینٹ۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.لنڈا　　العبد: ٹی.کیساون تنویر　　گواہ: کے.زکریہ

مسل نمبر 9913: مَیں اے.بشیر الدین محمود احمد ولد مکرم عبد الجبّار صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی، ساکن NL-8 لیکچرار کواٹر ڈاکخانہ پالکی نگر ضلع مدورائی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16رنومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/40,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: اے.بشیر الدین محمود احمد　　گواہ: او.کے.ناصر احمد

مسل نمبر 9914: مَیں پروین بانو زوجہ مکرم ظاہر حسین صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2002،ساکن 51-A (P&T Colony) ضلع ٹوٹیکورین صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24رنومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔(حق مہر بصورت جائداد ہے) زمین 1867.05 sqft بمقام منّیر پالم ضلع تیرونل ویلی، زیور طلائی: نیکلس 24 گرام، چین 38 گرام، چین 40 گرام، بالیاں 8 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظاہر حسین　　الامۃ: پروین بانو　　گواہ: سید انور احمد

مسل نمبر 9915: مَیں ایم.احمد علی ولد مکرم ایچ محمد علی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 67 سال تاریخ بیعت 1989 ،ساکن نمبر 28th کراس روڈ (سوبائیا نگر) پونڈی چیری، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12رنومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: ایم.احمد علی　　گواہ: محمد سلطان محی الدین

مسل نمبر 9916: مَیں ہاجرہ حسینہ.G زوجہ مکرم اے.غلام احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن 14/4 نیتاجی کالونی (6th کراس) سینٹ ویلا چاری ڈاکخانہ سینٹ تھامس ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7رجولائی 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی 40 گرام 23 کیریٹ (2 عدد چین، ایک جوڑی بالیاں، 2 انگوٹھی) اس میں حق مہر 32 گرام شامل ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے.غلام احمد　　الامۃ: حاجرہ حسینہ　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 9917: مَیں این.سید عبد العلی ولد مکرم نینار محمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 53 سال تاریخ بیعت 1998 ،ساکن 3/3 رحمت نگر (پاوالی) ضلع وردھونگر صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رنومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زمین 4 سینٹ (سروے نمبر 29/4A) جس میں 2 مرلہ پر مکان بنا ہوا ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: این.عبد العلی　　گواہ: محمد یوسف

نتیجہ انعامی مقالہ نویسی نظارت تعلیم قادیان

ہندوستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات و مرد و خواتین کے اندر مقالہ نویسی کی قابلیت کو فروغ دینے کیلئے ہر سال نظارت تعلیم قادیان کی جانب سے مقابلہ مقالہ نویسی کروایا جاتا ہے۔امسال 20-2019 کے لیے انعامی مقالہ کا عنوان تھا

’’فعال داعی الی اللہ کی ذمہ داریاں و فرائض، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں‘‘

اس مقابلہ میں اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام درج ذیل ہیں۔

اوّل	مکرمہ ثروت نور سعید صاحبہ	قادیان
دوم	مکرمہ نجمہ طارق صاحبہ	قادیان
سوم	مکرمہ غزالہ کوکب صاحبہ	حیدرآباد
خصوصی	مکرمہ عائشہ سلیم صاحبہ	پالاکاڈ، کیرالہ

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مسل نمبر 9918: مَیں عائشہ بانو زوجہ مکرم این.عبد العلی صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1998 ،ساکن 3/3 رحمت نگر (پاوالی) ضلع وردھونگر صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رنومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔حق مہر -/101 روپئے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: این.عبد العلی　　الامۃ: عائشہ بانو　　گواہ: محمد یوسف

مسل نمبر 9919: مَیں جلیلہ زوجہ مکرم ایم.مصور احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن نمبر 27-A لالا ویلائی مین روڈ (Edlakudi) ڈاکخانہ ناگار کوئل ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24رنومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔طلائی زیور: 1 ہار 16 گرام، 4 بالیاں 20 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد محی الدین　　الامۃ: جلیلہ　　گواہ: ایم منصور احمد

مسل نمبر 9920: مَیں ایم.راشدہ پروین بنت مکرم ایم.منصور احمد صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن نمبر 27-A لالا ویلائی مین روڈ (Edlakudi) ڈاکخانہ ناگار کوئل ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24رنومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: بریسلیٹ، بالیاں، انگوٹھی، وغیرہ (کل وزن 28.05 گرام 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد محی الدین　　الامۃ: ایم.راشدہ پروین　　گواہ: ایم.منصور احمد

مسل نمبر 9921: مَیں ایم محمد کنزل عائشہ زوجہ مکرم حاجی محمد عبد القادر صاحب،قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن اُڈن کوڑی (ٹوٹی کورین) صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26رنومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 16 گرام، چین 18 گرام، چین 8 گرام، 3 انگوٹھیاں 6 گرام، بریسلیٹ 5 گرام، 2 کڑے 18 گرام (کل وزن 71 گرام 22 کیریٹ) مذکورہ بالا 2 کڑے وزن 18 گرام بصورت حق مہر ملے ہیں۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید علی　　الامۃ: ایم محمد کنزل عائشہ　　گواہ: ایم.شاہ جہان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقش دوئی　　سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے

پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رَبِّ ذُوالْمِنَن　　یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

طالب دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت　　دکھاؤ جلد تر صدق و انابت

کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت　　کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)
طالبِ دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in
EasySteps®
Walk with Style!
Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالبِ دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Rageeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

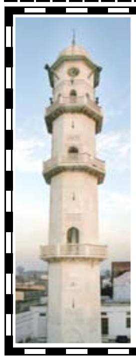

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

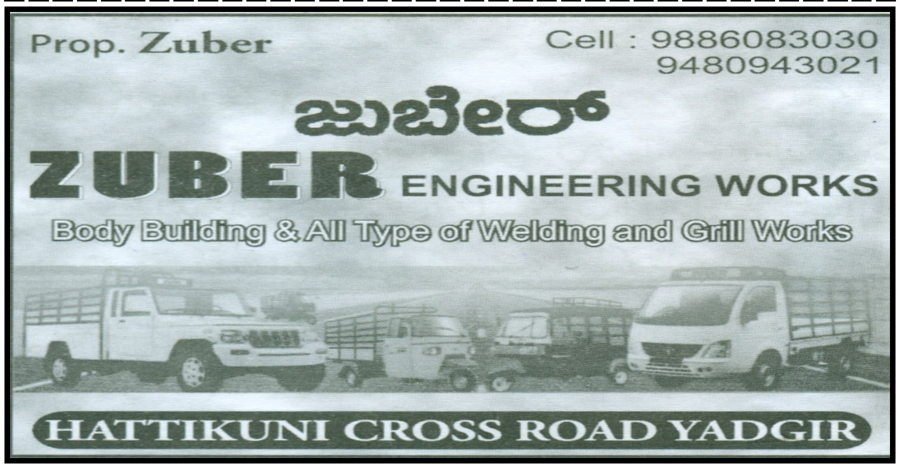

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED Cell: +91-7207059581 +91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مُردہ کو زندہ کر سکتی ہے
اس میں بڑی تاثیریں ہیں

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے
اور مُردہ کو زندہ کر سکتی ہے، اس میں بڑی تاثیریں ہیں

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 202)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
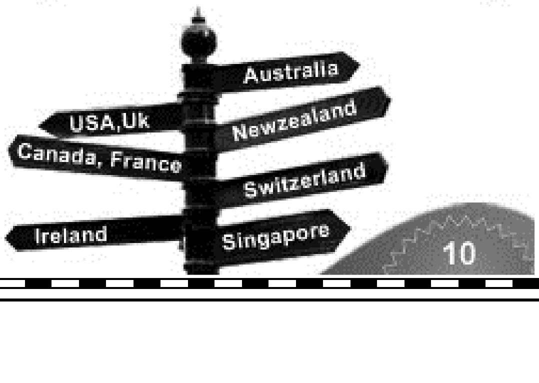

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 20 - February - 2020 Issue. 8

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14رفروری 2020 بمقام مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں حضرت محمد بن مسلمہ کے بارے میں بیان ہوا تھا اور کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج انشاء اللہ بیان ہوگا۔ کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں یہ بیان ہوا تھا کہ حضرت محمد بن مسلمہ نے اسے بہانے سے گھر سے دور لے جا کر قتل کیا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے؟ نیز یہ بھی بیان ہوا تھا کہ بعض علماء کے نزدیک ایک حدیث کے حوالے سے تین موقعوں پر جھوٹ کی اجازت ہے لیکن حقیقت میں یہ غلط تصور ہے۔ ایک عیسائی کے اِسی اعتراض کے جواب میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولنے اور اپنے دین کو چھپا لینے کی اجازت دی ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہ آپ کو اپنی جہالت کی وجہ سے غلطی لگی ہے اور اصل بات یہی ہے کہ کسی حدیث میں جھوٹ بولنے کی ہرگز اجازت نہیں بلکہ حدیث میں تو یہ لفظ ہیں کہ اِنْ قُتِلْتَ وَاُحْرِقْتَ یعنی سچ کو مت چھوڑ اگرچہ تو قتل کیا جائے اور جلایا جائے۔ پھر جس حالت میں قرآن کہتا ہے کہ تم انصاف اور سچ مت چھوڑو اگرچہ تمہاری جانیں بھی اس سے ضائع ہوں اور حدیث کہتی ہے کہ اگرچہ تم جلائے جاؤ اور قتل کئے جاؤ مگر سچ ہی بولو تو پھر اگر فرض کے طور پر کوئی حدیث قرآن اور احادیث صحیحہ کی مخالف ہو تو وہ قابل سماعت نہیں ہوگی کیونکہ ہم لوگ اسی حدیث کو قبول کرتے ہیں جو احادیث صحیحہ اور قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا: اب مَیں حضرت محمد بن مسلمہ کی زندگی کے حوالے سے بیان کرتا ہوں کہ جب بنونضیر نے دھوکے سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چکی کا پاٹ گرا کر قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی اس کی خبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دی تھی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اٹھے اور مدینہ تشریف لے آئے اور صحابہؓ بھی آپؐ کے پیچھے مدینہ آ گئے۔ آپؐ نے صحابہؓ کو ساری بات بتائی پھر آپؐ نے حضرت محمد بن مسلمہ کو بلوایا اور فرمایا کہ بنونضیر کے یہودیوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ تم میرے شہر سے نکل جاؤ۔ وہ یہودیوں کے پاس گئے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس ایک پیغام دے کر بھیجا ہے لیکن اس سے پہلے میں تمہیں ایک ایسی بات یاد کرا دوں جسے تم اپنی مجالس میں یاد کیا کرتے تھے، یہود نے پوچھا کہ وہ کیا ہے؟ حضرت محمد مسلمہ نے کہا کہ میں تمہیں اُس تورات کی قسم دیتا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر نازل کیا۔ کیا تم جانتے ہو کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میں تمہارے پاس آیا تھا تم نے اپنے سامنے تورات کھول رکھی تھی تم نے مجھے اس محفل میں کہا تھا کہ اے ابن مسلمہ اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہیں کھانا پیش کریں تو ہم تمہیں کھانا پیش کرتے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ ہم تمہیں یہودی بنائیں تو ہم تمہیں یہودی بنا دیتے ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت کہا تھا کہ مجھے کھانا کھلاؤ مجھے یہودی نہ بناؤ بخدا میں کبھی بھی یہودی نہیں بنوں گا۔ تم نے مجھے ایک طشت میں کھانا دیا اور تم نے کہا کہ اب تمہارے پاس وہ ہستی آئے گی جو مسکرانے والی ہے جو جنگ کرنے والی ہے اس کی آنکھوں میں سرخی ہے وہ یمن کی طرف سے آئیں گے وہ اونٹ پر سواری کریں گے وہ چادر اوڑھیں گے وہ تھوڑے پر قناعت کریں گے۔ ان کی تلوار ان کے کندھے پر ہوگی وہ حکمت کے ساتھ گفتگو کریں گے گویا وہ تمہارے قرابت دار ہیں۔ یہ سن کر یہود نے کہا کہ ہم اسی طرح کہا کرتے تھے لیکن یہ وہ نبی نہیں ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ نبی نہیں ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ نے کہا کہ میں اپنے پیغام سے اب فارغ ہو چکا جو میں تمہیں یاد کرانا چاہتا تھا۔ پھر آپ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ تم نے وہ معاہدہ توڑ دیا ہے جسے میں نے تمہارے لئے قائم کیا تھا کیونکہ تم نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ کہ عمرو بن جحاش چھت پر چڑھا تا کہ وہ آپؐ پر پتھر گرادے۔ اس پر انہوں نے چپ سادھ لی اور وہ ایک حرف تک نہ بول سکے پھر حضرت محمد بن مسلمہ نے انہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میرے اس شہر سے نکل جاؤ میں تمہیں دس دن کی مہلت دیتا ہوں۔ اس کے بعد جو ادھر نظر آیا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ چند دن یہود تیاری کرتے رہے ان کی سواریاں ذوجدر مقام پر تھیں وہ لائی گئیں بنواشجع قبیلے سے اُنہوں نے کرائے پر اونٹ لئے اور روانگی کی تیاری مکمل کی۔

بنوقریظہ کی غداری کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: یہودیوں کا رویہ بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی لکھتے ہیں کہ بنوقریظہ کی غداری ایسی نہیں تھی کہ نظر انداز کی جاتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق سے واپس آتے ہی اپنے صحابہ سے فرمایا کہ گھروں میں آرام نہ کرو بلکہ شام سے پہلے پہلے بنوقریظہ کے قلعوں تک پہنچ جاؤ اور پھر آپؐ نے حضرت علی کو بنوقریظہ کے پاس بھجوایا کہ وہ ان سے پوچھیں کہ انہوں نے معاہدے کے خلاف یہ غداری کیوں کی۔ بجائے اس کے کہ بنوقریظہ شرمندہ ہوتے یا معافی مانگتے انہوں نے حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خاندان کی مستورات کو گالیاں دینے لگے۔ حضرت علی ان کا یہ جواب لے کر واپس لوٹے تو اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے ساتھ یہود کے قلعوں کی طرف چل پڑے۔

آپؐ یہود کے قلعوں کے پاس پہنچے تو یہود نے دروازے بند کر لیے اور قلعہ بند ہو گئے اور مسلمانوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی حتی کہ ان کی عورتیں بھی لڑائی میں شریک ہوئیں۔ چنانچہ قلعہ کی دیوار کے نیچے کچھ مسلمان بیٹھے تھے کہ ایک یہودی عورت نے اوپر سے پتھر پھینک کر ایک مسلمان کو مار دیا۔

بنوقریظہ میں ایک شخص عمرو بن سُعدی نے جو اس قوم کے سرداروں میں سے تھا اپنی قوم کو ملامت کی اور کہا کہ تم نے غداری کی ہے، معاہدہ توڑا ہے اب یا مسلمان ہو جاؤ یا جزیہ پر راضی ہو جاؤ۔ یہود نے کہا نہ مسلمان ہوں گے نہ جزیہ دیں گے، اس سے قتل ہونا اچھا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ میں تم سے بری ہوتا ہوں اور یہ کہہ کر وہ قلعہ سے نکل کر باہر چل دیا۔ جب وہ قلعہ سے باہر نکل رہا تھا تو مسلمانوں کے ایک دستے نے جس کے سردار محمد بن مسلمہ تھے اسے دیکھ لیا اور اسے پوچھا کہ وہ کون ہے۔ اس نے بتایا کہ میں فلاں ہوں۔ اس پر محمد بن مسلمہ نے اِن سے کہا آپ سلامتی سے چلے جائیں اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ مجھے شریفوں کی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے نیک عمل سے کبھی محروم نہ کرنا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے محمد بن مسلمہ کو سرزنش نہیں کی بلکہ اس کے فعل کو سراہا اور تعریف کی۔

اہل خیبر کی شرارتوں اور ابو رافع یہودی کے قتل کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت محمد بن مسلمہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے ابورافع کو قتل کیا تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے اس واقعہ کی تفصیل اس طرح بیان کی ہے کہ جن یہودی رؤسا کی مفسدانہ انگیخت اور اشتعال انگیزی سے 5ہجری کے آخر میں مسلمانوں کے خلاف جنگ احزاب کا خطرناک فتنہ برپا ہوا تھا، اس میں سے حیی بن اخطب تو بنوقریظہ کے ساتھ اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکا تھا لیکن سلام بن ابی الحقیق جس کی کنیت ابورافع تھی ابھی تک خیبر کے علاقہ میں اسی طرح آزاد اور اپنی فتنہ انگیزی میں مصروف تھا۔ وہ نجد کے وحشی اور جنگجو قبائل کو مسلمانوں کے خلاف اکساتا رہتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت میں کعب بن اشرف کا پورا پورا مثیل تھا۔ اس نے غطفانیوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف حملہ آور ہونے کے لئے اموال کثیر سے امداد دی۔ ابورافع نے اسی پر بس نہیں کی۔ اس کی عداوت کی آگ مسلمانوں کے خون کی پیاسی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اس کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتا تھا۔ چنانچہ بالآخر اس نے یہ تدبیر اختیار کی کہ جنگ احزاب کی طرح نجد کے قبائل غطفان اور دوسرے قبیلوں کا دورہ کرنا شروع کیا اور انہیں مسلمانوں کے تباہ کرنے کے لئے ایک لشکر عظیم کی صورت میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور مسلمانوں کی آنکھوں کے سامنے پھر وہی احزاب والے منظر پھرنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ خزرج کے بعض انصاری حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اب اس فتنہ کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ کسی طرح اس فتنہ کے بانی مبانی ابورافع کا خاتمہ کر دیا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سوچتے ہوئے کہ ملک میں وسیع کشت وخون کی بجائے ایک مفسد اور فتنہ انگیز آدمی کا مارا جانا بہت بہتر ہے ان صحابیوں کو اجازت مرحمت فرمائی اور عبداللہ بن عتیک انصاری کی سرداری میں چار خزرجی صحابیوں کو جن میں حضرت محمد بن مسلمہؓ بھی تھے، ابورافع کی طرف روانہ فرمایا مگر چلتے ہوئے تاکید فرمائی کہ دیکھنا کسی عورت یا بچے کو ہرگز قتل نہ کرنا۔ چنانچہ چھ ہجری کے ماہ رمضان میں یہ پارٹی روانہ ہوئی اور نہایت ہوشیاری کے ساتھ اپنا کام کر کے واپس آ گئی اور اس طرح اس مصیبت کے بادل مدینہ کی فضا سے ٹل گئے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عمر نے حضرت محمد بن مسلمہ کو اپنے دور خلافت میں جہینہ قبیلہ سے وصولی زکوۃ کیلئے مقرر کیا تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے کوفہ میں ایک محل تیار کروایا اور اس کا دروازہ رکھا جس کی وجہ سے آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ حضرت عمر کو جب یہ معلوم ہوا تو آپ نے حضرت محمد بن مسلمہ کو روانہ کیا۔ حضرت عمر نے ان سے فرمایا سعد کے پاس پہنچ کر اس کا دروازہ جلا دینا۔ چنانچہ وہ کوفہ پہنچے دروازے پر پہنچے تو چقماق نکالی آگ سلگائی پھر دروازے کو جلا دیا۔ حضرت سعد کو معلوم ہوا تو وہ باہر تشریف لائے اور حضرت محمد بن مسلمہ نے انہیں ساری بات بتائی کہ میں نے کیوں جلایا۔

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور لکڑی کی تلوار بنوا لی۔ حضرت محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تلوار تحفہ میں دی اور فرمایا کہ اس سے مشرکین سے جہاد کرنا جب تک وہ تم سے قتال کرتے رہیں اور جب تو مسلمانوں کو دیکھے کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کرنا شروع کر دیں تو اسے کسی چٹان کے پاس لا کر مارنا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر اپنے گھر میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہارے پاس کسی خطا کار کا ہاتھ پہنچے یا تمہیں موت آ لے۔ پس آپ نے ایسا ہی کیا آپ فتنوں سے الگ رہے اور جنگ جمل اور صفین میں شامل نہیں ہوئے۔

ان کی وفات کے متعلق اختلاف ہے۔ مختلف روایات کے مطابق تینتالیس چھیالیس یا سینتالیس ہجری میں مدینہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ اس وقت آپ کی عمر 77 سال تھی۔ آپ کی نماز جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی جو اس وقت مدینہ کے امیر تھے۔ بعض روایات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ کسی نے انہیں شہید کر دیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ حاضر بھی پڑھاؤں گا جو مکرم تاج دین صاحب ولد مکرم صدر دین صاحب کا ہے۔ 10رفروری کو 84 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad